REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23.

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد ۴۱ — شمارہ ۴۶

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر :- منیر احمد خادم
نائبین :- قریشی محمد فضل اللہ، محمد نسیم خان

شرح چندہ
سالانہ ۱۰۰ روپے
بیرونی ممالک :-
بذریعہ ہوائی ڈاک :- ۲۰ پاؤنڈ یا ۴۰ ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک :- دس پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان [illegible]

۱۶ جمادی الاوّل ۱۴۱۳ ہجری — ۱۲ نبوّت ۱۳۷۱ ہش — ۱۲ نومبر ۱۹۹۲ء

حقیقی مومن اور راستباز وہی ہے جس کا نام آسمان پر مومن ہے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام

"نماز اس وقت حقیقی نماز کہلاتی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ سے سچا اور پاک تعلق ہو اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور اطاعت میں اس حد تک فنا ہو اور یہاں تک دین کو دنیا پر مقدم کر لے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں جان تک دے دینے اور مرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ جب یہ حالت انسان میں پیدا ہو جائے تو اس وقت کہا جائے گا کہ اس کی نماز نماز ہے۔ مگر جب تک یہ حقیقت انسان کے اندر پیدا نہیں ہوتی اور سچے اخلاص اور وفاداری کا نمونہ نہیں دکھلاتا اس وقت تک اس کی نمازیں اور دوسرے اعمال بے اثر ہیں۔

بہت سی مخلوق ایسی ہے کہ لوگ ان کو مومن اور راستباز سمجھتے ہیں مگر آسمان پر اُن کا نام کافر ہے۔ اس واسطے حقیقی مومن اور راستباز وہی ہے جس کا نام آسمان پر مومن ہے۔ دنیا کی نظر میں خواہ وہ کافر ہی کیوں نہ کہلاتا ہو۔ حقیقت میں یہ بہت ہی مشکل گھاٹی ہے کہ انسان سچا ایمان لاوے۔ اور خدا تعالیٰ کے ساتھ کامل اخلاص اور وفاداری کا نمونہ دکھلاوے۔ جب انسان سچا ایمان لاتا ہے تو اس کے بہت سے نشانات ہو جاتے ہیں۔ قرآن شریف نے سچے مومنوں کی جو علامات بیان کی ہیں وہ ان میں پائی جاتی ہیں۔ ان علامات میں سے ایک بڑی علامت جو حقیقی ایمان کی ہے وہ یہی ہے کہ جب انسان دنیا کو پاؤں کے نیچے کچل کر آگے بڑھے اس طرح الگ ہو جاتا ہے جیسے سانپ اپنی کینچلی سے باہر آجاتا ہے۔ اس طرح پر جب انسان نفسانیت کی کینچلی سے باہر آجاتا ہے تو وہ مومن ہوتا ہے اور ایمان کامل کے آثار اس میں پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا ہے اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ (النحل: ۱۲۹) یعنی بے شک اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور جو تقویٰ سے بھی بڑھ کر کام کرتے ہیں یعنی محسنین ہوتے ہیں۔

تقویٰ کے معنے ہیں بدی کی باریک راہوں سے پرہیز کرنا۔ مگر یاد رکھو نیکی اتنی نہیں ہے کہ ایک شخص کہے کہ میں نیک ہوں اس لئے کہ میں نے کسی کا مال نہیں لیا۔ نقب زنی نہیں کی۔ چوری نہیں کرتا۔ بدنظری اور زنا نہیں کرتا۔ ایسی نیکی عارف کے نزدیک ہنسی کے قابل ہے کیونکہ اگر وہ ان بدیوں کا ارتکاب کرے اور چوری یا ڈاکہ زنی کرے تو وہ سزا پائے گا۔ پس یہ کوئی نیکی نہیں کہ جو عارف کی نگاہ میں قابل قدر ہو بلکہ اصلی اور حقیقی نیکی یہ ہے کہ نوعِ انسان کی خدمت کرے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں کامل صدق اور وفاداری دکھلائے اور اس کی راہ میں جان تک دے دینے کو تیار ہو۔ اسی لئے یہاں فرمایا ہے اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔ یعنی اللہ تعالیٰ اُن کے ساتھ ہے جو بدی سے پرہیز کرتے ہیں اور ساتھ ہی نیکیاں بھی کرتے ہیں۔

یہ خوب یاد رکھو کہ نرا بدی سے پرہیز کرنا کوئی خوبی کی بات نہیں جب تک اس کے ساتھ نیکیاں نہ کرے۔ بہت سے لوگ ایسے موجود ہوں گے جنہوں نے کبھی زنا نہیں کیا۔ خون نہیں کیا۔ چوری نہیں کی۔ ڈاکہ نہیں مارا اور باوجود اس کے اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوئی صدق و وفا کا نمونہ انہوں نے نہیں دکھایا۔ یا نوعِ انسان کی کوئی خدمت نہیں کی۔ اور اس طرح پر کوئی نیکی نہیں کی۔ پس جاہل ہوگا وہ شخص جو ان باتوں کو پیش کرکے اُسے نیکوکاروں میں داخل کرے۔ کیونکہ یہ تو بدچلنیاں ہی صرف۔ اتنے خیال سے اولیاء اللہ میں داخل نہیں ہو جاتا۔ بدچلنی کرنے والے، چوری یا خیانت کرنے والے، رشوت لینے والے کے لئے عادت اللہ یہی ہے کہ اُسے یہاں سزا دی جاتی ہے۔ وہ نہیں مرتا جب تک سزا نہیں پا لیتا۔ یاد رکھو کہ صرف اتنی ہی بات کا نام نیکی نہیں ہے۔ تقویٰ ادنیٰ مرتبہ ہے۔ اس کی مثال تو ایسی ہے جیسے کسی برتن کو اچھی طرح سے صاف کیا جاوے تاکہ اس میں اعلیٰ درجہ کا لذیذ کھانا ڈالا جاوے۔ اب اگر کسی برتن کو خوب صاف کرکے رکھ دیا جائے لیکن اس میں کھانا نہ ڈالا جائے تو کیا اس سے پیٹ بھر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ کیا وہ خالی برتن طعام سے سیر کر دے گا؟ ہرگز نہیں۔ اسی طرح پر تقویٰ کو سمجھو۔ تقویٰ کیا ہے، نفسِ امّارہ کے برتن کو صاف کرنا۔"

(ملفوظات جلد نمبر ۶ صفحہ ۲۴۰ تا ۲۴۳)

اخبارِ احمدیہ

بفضلہ تعالیٰ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرّابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لندن میں بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

احباب کرام پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر، مقاصدِ عالیہ میں معجزانہ فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور کا ہر آن حافظ و ناصر رہے اور رُوح القدس سے آپ کی تائید و نصرت فرمائے۔ آمین ❁

بنگلہ دیش کے احمدی بھائیوں کے لئے

خصوصی درخواستِ دعا

ایک اطلاع کے مطابق مورخہ ۲۹/۱۰/۹۲ کو بعض متعصب شرپسند لوگوں نے ملّاؤں کے اُکسانے پر ڈھاکہ (بنگلہ دیش) میں احمدیہ مشن ہاؤس پر حملہ کرکے اُسے جلا دیا ہے۔ اور مشن ہاؤس میں موجود احبابِ جماعت پر حملہ آور ہوئے ہیں۔ بنگلہ دیش کے متعصب مُلاّؤں نے بھی اب پاکستان کے متعصب مُلاّؤں کے نقشِ قدم پر چلنا شروع کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ احبابِ جماعت کو اُن کے ہر شر سے محفوظ رکھے اور ان متعصب مُلاّؤں کو عقل و سمجھ عطا فرمائے کہ وہ ایسے افعالِ شنیعہ سے اسلام کو بدنام کرنے والے نہ بنیں۔

——— (۲) ———

محترمہ سیّدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ (اہلیہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان) کو ۲۹ اکتوبر کی رات داہنی آنکھ میں شدید تکلیف محسوس ہوئی۔ اگلے دن صبح موصوفہ کو امرتسر ہسپتال میں دکھایا گیا۔ جہاں ڈاکٹروں نے آنکھ کا آپریشن کیا لیکن درد میں کمی نہ ہونے کے باعث محترم صاحبزادہ صاحب مورخہ ۲/۱۱/۹۲ کو محترمہ موصوفہ کو حیدر آباد لے گئے۔ مورخہ ۱۰ نومبر کو حیدر آباد سے بذریعہ فون یہ اطلاع ملی ہے کہ محترمہ موصوفہ کی آنکھ میں درد زیادہ ہے۔ احبابِ کرام سے محترمہ سیّدہ موصوفہ کی کامل شفایابی کے لئے دردمندانہ دُعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو عمرِ دراز عطا فرمائے۔ اور تا دیر مقبول خدماتِ دینیہ بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ❁

——— (ادارہ) ———

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر۔ نگران بورڈ بدر قادیان

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۲ نبوت ۱۳۷۱ ہش

محبّت اور امن کا سفیر
حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ

اوّل اللہ نور اُپایا قدرت کے سب بندے
اِک نور تے سب جگ اُپجیا کون بھلے کو مندے

یہ وہ مقدس و متبرک کلام ہے جو آج سے ۵۲۳ سال پہلے سرزمین پنجاب پر رُونما ہونے والے ایک مقدس اور خدا رسیدہ انسان حضرت بابا نانک (اللہ کی ان پر رحمتیں ہوں) نے اس بھولی بھٹکی دنیا کے سامنے پیش فرمایا۔ جن کے مبارک یوم ولادت کی تقریبات ان دنوں پورے ملک بالخصوص پنجاب میں بڑے جوش و خروش سے منائی جارہی ہیں۔ اس خوشی کے موقعہ پر ہم دنیا کے تمام امن پسند افراد کو خصوصاً اپنے سکھ بھائیوں کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد کا تحفہ پیش کرتے ہیں۔

بے شک کسی بزرگ کے جنم دن پر تقریبات منعقد کرنا اچھی بات ہے لیکن اگر وہ تقریبات محض ظاہری شان و شوکت رکھتی ہوں تو ان سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوسکتا۔ ایسی تقریبات ہمارے لئے تبھی فائدہ مند ہو سکتی ہیں جب ہم ایسے موقعہ پر اس بزرگ کی مقدس تعلیمات کو زندہ کرنے کا نئے جوش اور ولولے کے ساتھ عہد کریں۔ اور نہ صرف اپنے وجود کو بلکہ پوری قوم کو اس کی مقدس تعلیمات سے آراستہ کرنے کی کوشش کریں۔

حضرت بابا نانک خدا تعالیٰ کے سچے موحّد بندے تھے۔ اور توحید کے نور سے اپنے وجود کو اس طرح روشن کیا کہ کتنے ہی بُت پرست آپ کی ذات بابرکات سے متاثر ہو کر بُت پرستی سے توبہ کرکے ہمیشہ کے لئے خدائے واحد و یگانہ کے آستانہ میں آجھکے۔ آپ خدا تعالیٰ کی توحید کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے ہر آن کوشاں رہے۔ چنانچہ اسی مقصد کی خاطر آپ نے اپنی زندگی وقف کردی۔ آپ نے نہ کبھی بُت پرستی کی اور نہ بُت پرست اقوام کی حوصلہ افزائی کی۔ بلکہ آپ کے مقدس کلام میں جابجا بُت پرستی اور بُت پرستوں کا کھنڈن ہی ملتا ہے۔ توحید کی تبلیغ کے لئے آپ نے کئی طویل طویل سفر بھی اختیار کئے جو آپ کی نصف زندگی پر محیط ہیں۔

گفتگو شروع کرنے سے قبل ہم نے جو کلام پیش کیا ہے اس میں حضرت بابا نانک نے اہلِ دنیا کو دو عظیم پیغام دیئے ہیں وہ یہ کہ:-

★- اللہ جلّ جلالہٗ پر ایمان اور اُسے اوّل اور مقدم تسلیم کرتے ہوئے وحدانیتِ باری تعالےٰ کا اقرار کرنا۔

★- اور خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ تمام مخلوق کو بلالحاظ مذہب و ملّت ایک ہی نظر سے دیکھنا۔ اس اعتبار سے کہ یہ ساری مخلوق خدائے واحد کے نور سے وجود میں آئی ہے۔

اور یہی وہ مقدس پیغام ہے جو قرآن کریم میں اس طرح مرقوم ہے:-

● - اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (النور: ۳۶) یعنی اللہ آسمانوں کا بھی نور ہے اور زمین کا بھی نور ہے۔

● - اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ کہ درحقیقت تمہارا معبود صرف ایک ہی حقیقی معبود ہے۔

● - يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا (الحجرات: ۱۴) یعنی اے لوگو! ہم نے تم کو مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے اور تم کو کئی گروہوں اور قبائل میں صرف اس لئے تقسیم کیا ہے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو (ورنہ یہ رنگ و نسل اور علاقوں کا امتیاز فی ذاتہٖ کوئی فضیلت کا باعث نہیں ہے)

یہ وہ عظیم الشان پیغام ہے جو آج سے چودہ سو سال قبل اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا۔ اور اسی پیغام کو حضرت بابا نانک نے اپنے اس مذکورہ کلام میں پیش فرمایا ہے۔ اور ایسا کیوں نہ ہو جبکہ ان حسین انوار کا منبع بھی تو ایک ہی ہے۔

پس ضرورت ہے کہ آج ہم اس پیغام پر نہ صرف خود عمل پیرا ہوں بلکہ اوروں میں بھی اس کی کرنیں بکھیرنے کی کوشش کریں۔ یہی وہ عظیم خراجِ تحسین ہے جو ہم حضرت بابا نانک کے مبارک یومِ ولادت پر آپ کی ذات مقدس کی خدمت میں پیش کرسکتے ہیں۔

حضرت بابا نانک کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانیٔ جماعتِ احمدیہ کیا خوب فرماتے ہیں:

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۵ پر)

سُنو مجھ سے اَے لوگو نانک کا حال!

منظوم کلام سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانیٔ جماعتِ احمدیہ

سُنو مجھ سے اے لوگو نانک کا حال — سُنو قصۂ قدرتِ ذوالجلال
وہ تھا آریہ قوم سے نیک ذات — خردمند خوش خُو مبارک صفات
ابھی عمر سے تھوڑے گزرے تھے سال — کہ دل میں پڑا اس کے دیں کا خیال
اسی جستجو میں وہ رہتا مدام — کہ کس راہ سے سچ کو پاوے تمام
خُدا کے لئے ہوگیا دردمند — تنعّم کی راہیں نہ آئیں پسند
سفر میں وہ رو رو کے کرتا دُعا — کہ اَے میرے کرتار مشکل کُشا
میں عاجز ہوں کچھ بھی نہیں خاک ہوں — مگر بندۂ درگہِ پاک ہوں!
ترے نام کا مجھ کو اقرار ہے — ترا نام غفّار و ستّار ہے
مجھے بخش اَے خالق العالمیں — تو سبّوح وَاِنّی مِنَ الظّٰلِمِیْن
میں تیرا ہوں اَے میرے کرتار پاک — نہیں تیری راہوں میں خوفِ ہلاک
تیرے در پہ جاں میری قربان ہے — محبت تیری خود مری جان ہے
اسی عجز میں تھا تذلّل کے ساتھ — کہ پکڑا خدا کی عنایت نے ہاتھ
ہُوا غیب سے ایک چولہ عیاں — خدا کا کلام اُس پہ تھا بے گماں
شہادت تھی اسلام کی جابجا — کہ سچا وہی دین ہے اور رہنما
یہ لکھا تھا اس میں بخطِ جلی — کہ اللہ ہے اِک اور محمد نبیؐ

(دُرِّثمین)

منقولات

پاکستانی پنجاب کے وزیرِ اعلیٰ کا بیان
فرقۂ احمدیہ مرکزی ایشیاء میں قبضہ جمانے میں مصروف

نئی دہلی ۴ ستمبر (یو این آئی) پنجاب (پاکستان) کے وزیر اعلیٰ غلام حیدر وین نے احمدی فرقہ پر الزام لگایا ہے کہ وہ مرکزی ایشیائی صوبوں میں سے ایک پر قبضہ کرنے کی کوشش کررہا ہے۔ پشاور کے فرنٹیئر پوسٹ نے ان کی اطلاع دی ہے۔ حال ہی میں لاہور میں ایک جلسۂ عام سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاکستان میں مسلم رہنماؤں سے کہا کہ وہ مرکزی ایشیاء میں فرقہ احمدیہ کی کوشش کا خاتمہ کریں۔ انہوں نے ریاست کا نام نہیں بتایا۔

مسٹر غلام حیدر نے ان رہنماؤں سے اپیل کی کہ وہ احمدیہ افراد کے خلاف جانچ کریں جو پاکستان میں ایک اقلیتی طبقہ کے طور پر زندگی گذار رہے ہیں۔ پوسٹ نے اپنی رپورٹ میں کہا کہ مسٹر غلام حیدر کے مسلم رہنماؤں کو مشورہ سے پاکستان میں احمدیہ کے خلاف اقدام کیا جاسکتا ہے۔ دُنیا میں احمدیہ کے بڑے طبقہ کے لئے پاکستان وطن رہا ہے۔ اخبار نے لکھا ہے کہ حقیقت میں وہ ان رہنماؤں سے کہہ رہے ہیں کہ پاکستان میں ان کا خاتمہ کیا جائے۔ مسٹر غلام حیدر کی اپیل ایک ایسے وقت میں ہوئی ہے جب حکمران اسلامی جمہوری اتحاد آئی جے آئی کو اپوزیشن سے سنگین چیلنج کا سامنا لاحق ہے۔

۱۹۵۳ء میں اس وقت کی پنجاب حکومت نے خوراک اور سیاسی بحران کی طرف عوام کی توجہ مبذول کرتے ہوئے مخالف احمدیہ ہنگامہ کھڑا کئے تھے۔

آخر کار اس کا نتیجہ فوجی اقتدار بنا۔

(روزنامہ "سالار" بنگلور ۵ ستمبر ۱۹۹۲ء صفحہ ۶)

(مرسلہ:- مکرم قریشی عبدالحکیم صاحب بنگلور)

خطبہ جمعہ

جھوٹ کے بعد سب سے زیادہ خطرناک اور ہولناک چیز خیانت ہے!

ایسے لوگ جو اپنی قوم اور اپنی سوسائٹی سے بددیانتی کرتے ہیں اللہ ان سے سخت نفرت کرتا ہے

اکنامکس اور بزنس ایڈمنسٹریشن کے احمدی ماہرین U.S.S.R (سابقہ) کی ریاستوں میں اپنی خدمات پیش کریں

از سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲ ر اخاء (اکتوبر) ۱۳۷۱ ہش بمطابق ۱۹۹۲ء بمقام مسجد فضل لنڈن!

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

یورپ کے تین ہفتے کے دورہ پر جانے سے قبل خطبات کا جو سلسلہ چل رہا تھا اس میں یہ مضمون بیان ہو رہا تھا کہ تبتّل کے کیا معنی ہیں؟ دُنیا سے کٹ کر اللہ کی طرف جانے کا کیا مطلب ہے اور میں سمجھا رہا تھا کہ سب دنیا سے کٹ جانا تبتّل کا معنی نہیں بلکہ

جھوٹے خداؤں سے تعلق توڑ لینا تبتّل کا حقیقی معنی ہے

اور یہ جھوٹے خدا انسان کے نفس کے اندر بستے ہیں۔ انسان کا نفس ہی بُت تراش ہے اور سب سے زیادہ شرک انسان کی ذات میں ہوتا ہے۔ ان تمام مخفی بتوں کو توڑنا خدا تعالیٰ کی طرف حرکت کرنے کے لئے ایک لازمہ ہے ورنہ کسی نہ کسی بُت کا پھندا انسان کی گردن پر پڑا رہے گا اور ایک بُت کی رسی توڑ دیں تو دوسرے بُت کی رسی گردن میں حائل رہے گی اس لئے اس مضمون کو تفصیل سے سمجھنے کی اور سمجھانے کی ضرورت ہے اس کے بغیر جماعت حقیقت میں بتوں سے آزاد نہیں ہو سکتی اور ہم نے تو تمام دنیا کو بتوں سے آزاد کرنا ہے۔ پس اس پہلو سے خطبات کا جو یہ سلسلہ جاری تھا اُسے آگے بڑھانا تھا مگر میں یہ چاہتا تھا کہ یورپ کے سفر سے واپس آکر جب پھر پاکستان کے احمدی بھائی اور مشرقی ممالک کے دوسرے احمدی بھائی بھی اور اسی طرح افریقہ کے اور جاپان وغیرہ کے احمدی بھائی اس خطبہ کو براہ راست سُن سکیں تو پھر وہیں سے اس مضمون کو دوبارہ شروع کیا جائے چنانچہ سفر کے بیچ جو تین خطبات پیش آئے ان میں یہ مضمون بیان نہیں کیا گیا بلکہ مقامی حالات کے پیش نظر جو نصائح ان جماعتوں کو ضروری تھیں انہی پر اکتفا کیا گیا۔

عمومی طور پر میں یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس دورہ پر بھی میرے دل پر بہت ہی اچھا اثر پڑا ہے جس طرح اس سے پہلے فرانس اور سپین کے دورے سے واپس آکر میں نے بیان کیا تھا کہ خدا کے فضل سے جماعتیں عموماً بیدار ہو رہی ہیں اور جوش اور ولولہ بڑھ رہا ہے۔ خدمتِ دین کے جذبے اُبھر رہے ہیں اور نیکی کے کاموں میں آگے بڑھنے کی طرف پہلے سے زیادہ توجہ ہے۔ یہی صورتِ حال اس وقت جرمنی کی بھی ہے سوئٹزرلینڈ کی بھی ہے بیلجئم کی بھی ہے اور ہالینڈ کی بھی ہے۔ جہاں جہاں میں گیا وہاں میں نے چہروں پر نئے ارادے اور نئی روشنیاں دیکھی ہیں اور صاف نظر آتا ہے کہ جماعت یہ تہیہ کئے ہوئے ہے کہ اس دور کے سارے تقاضے پورے کرے گی اور انشاء اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام زمین کے کناروں تک پہنچانے کے لئے جس حد تک ممکن ہے وہ ضرور زور لگائے گی کچھ کمزور ہیں جو پیچھے بھی ہیں۔ ایک وقت میں ساری جماعت کی صحت ایک جیسی ہو نہیں سکتی ایک خاندان کی صحت بھی ایک جیسی نہیں ہوا کرتی ایک ہی گھر میں بہت صحت مند بچے بھی ہیں بہت کمزور بھی ہیں، معذور بھی ہیں۔ بہار جب اپنے جوبن پر بھی ہو تب بھی چمن میں کچھ مُرجھائے ہوئے پتے، کچھ موت کے کنارے کی طرف بڑھتے ہوئے پھول بھی دکھائی دیتے ہیں۔ سُوکھی ہوئی ٹہنیاں بھی۔ کانٹے، خس و خاشاک یہ تو اجتماعی زندگی کا حصہ ہے لیکن بہار اور خزاں میں فرق یہ ہے کہ خزاں میں شاذ کے طور پر کہیں کہیں کوئی کونپلیں پھوٹتی دکھائی دیتی ہیں۔ سبزے سے خزاں بھی عاری نہیں ہوا کرتی مگر بہار میں سبزے سے محرومی استثناء ہے تو جب بھی جماعت میں رونق ہو تو اس رونق کے پیچھے ان کے کچھ مُرجھائے ہوئے چہرے بھی دکھائی دیتے ہیں۔ کچھ کمزور بھی دکھائی دیتے ہیں مگر یہ بھی دکھائی دیتا ہے کہ ان کے اندر بہتر ہونے کا جذبہ پیدا ہو چکا ہے کوشش کر رہے ہیں یہ احساس ہے کہ ہمیں بھی کچھ کرنا چاہئے۔ پس خطبات کا جو سلسلہ ہے وہ اس مضمون میں ہماری بہت مدد کرے گا اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت پر بہار کی جو ہوائیں چل رہی ہیں ان میں یہ سلسلہ

خشک ہونے والے پودوں کی اصلاح

کا بھی موجب بنے گا اور وہ جن سے جان نکل رہی ہے ان میں دوبارہ زندگی ڈالنے کا موجب بنے گا میں اُمید رکھتا ہوں کہ خطبات کا یہ سلسلہ انفرادی اصلاح میں بہت مفید ثابت ہوگا اور خدا کے فضل سے ہو بھی رہا ہے۔ بعض ایسے احمدی تھے جو دُور جا چکے تھے یا دُور ہٹ رہے تھے، ان میں سے بعض ایسے بھی تھے جن سے پہلے میرا تعلق بھی رہا لیکن پھر وہ تعلق بھی رفتہ رفتہ اسی طرح مٹتا رہا خطبات کے اس سلسلہ کے بعد وہ دوبارہ سننے لگے تو ان کی کایا پلٹ چکی تھی اور ایک نے روتے ہوئے گلے لگ کر مجھے کہا کہ مجھے اب ہوش آئی ہے۔ اب پتہ لگا ہے کہ میں کہاں جا رہا تھا اور کہاں جا چکا تھا۔ اب خدا کے فضل سے میں پورے زور سے پلٹ آیا ہوں اور میں وعدہ کرتا ہوں کہ زندگی کے آخری سانس تک انشاء اللہ نیکیوں میں آگے بڑھنے کی کوشش کرتا رہوں گا تو یہ جو کیفیتیں ہیں یہ بہت ہی اُمید افزا ہیں اور وہ لوگ جو چند بُرے لوگوں کو دیکھ کر مایوسی کا شکار ہو جاتے ہیں ان کو میں سمجھاتا ہوں کہ زندہ قوموں کے طریق نہیں ہیں۔ بُروں کو دیکھ کر مایوس ہونا ہمارا کام نہیں بُروں کو دیکھ کر اُن پر رحم کرنا، ان کو ساتھ لے کر چلنا اور اُمیدِ بہار رکھنا یہ مومن کا شیوہ ہے۔

خطبات کا یہ سلسلہ جو تصویری شکل میں دنیا میں دکھایا جا رہا ہے یہ انشاء اللہ آگے بڑھتا چلا جائے گا۔ اس ضمن میں جماعت جرمنی کا میں خصوصیت سے ذکر کرنا چاہتا ہوں اگرچہ مالی بوجھ میں یورپ کے بہت سے ممالک شامل ہیں اور پاکستان کے کچھ احباب نے یا جماعتوں نے بھی شرکت کی ہے۔ دیگر ممالک سے بھی اس دوران میں وعدہ جات بھی اور رقمیں بھی موصول ہوئی ہیں مگر سب سے زیادہ نمایاں خدمت جرمنی کی جماعت کو کرنے کی توفیق ملی ہے اور جہاں تک یورپ کے ٹرانسمیشن کا تعلق ہے اس سب کے متعلق جماعت جرمنی نے اپنی مجلس شوریٰ میں ایک ریزولیشن پاس کر کے مجھے یقین دلایا کہ جتنا بھی خرچ ہے وہ تمام تر جماعت جرمنی ادا کرے گی تو یورپ کے چندے سے جو بچ گیا اس کو ہم نے

دنیا میں ٹیلی ویژن دکھانے کے لئے استعمال کیا اور کیونکہ مشرقی جماعتوں میں ابھی اتنی طاقت نہیں تھی کہ اتنا بڑا بوجھ اٹھا سکیں اس لحاظ سے

جماعت جرمنی کا تمام دنیا کی جماعتوں پر ایک احسان ہے

اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور دیگر حصہ لینے والوں کو بھی جزائے خیر دے اسی طرح جماعت کو میں سعید جسوال صاحب اور ان کے بھائیوں اور ان کے بہنوئیوں اور ان کے بھانجوں بھتیجوں کو بھی دعا میں یاد رکھنے کی تلقین کرتا ہوں۔ کیونکہ اس خاندان نے اس معاملہ میں بڑی محنت کی ہے اور ان میں سب سے زیادہ نمایاں حصہ وسیم جسوال نے لیا ہے ان کو تو اس بات کا جنون ہے عشق ہو گیا ہے کہ کسی طرح تمام دنیا میں ٹیلی ویژن کے ذریعہ خطبات کا انتظام اور دیگر تبلیغی پروگرام پھیلانے کا انتظام کر سکوں اور خدا نے عقل دی ہے سلیقہ دیا ہے لگن دی ہے بہت محنت سے انہوں نے خدا کے فضل سے وہ جگہیں تلاش کی ہیں اور پھر زبان کا محاورہ بھی اچھا ہے گفت و شنید کرنا جانتے ہیں تو انہوں نے روس میں اور دوسرے ممالک کے ایسے اداروں سے بھی رابطے رکھے اور خدا کے فضل سے دن بدن یہ کام خوش اسلوبی کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے

اسی ضمن میں ایک اعلان بھی کرنا چاہتا ہوں خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے روابط اور اثرات اب اس تیزی سے U.S.S.R. یعنی سابقہ روسی ریاستوں میں بڑھ رہے ہیں کہ اس سے حاسدوں اور دشمنوں کے کیمپ میں کھلبلی پڑ گئی ہے اور یہاں تک کہ پنجاب (پاکستان) حکومت کے وزیرِ اعلیٰ جن کا ایسے کاموں سے کوئی تعلق نہیں وہ اپنے ملک میں ہی انصاف قائم کر لیں تو بہت بڑی چیز ہو گی اُن کا یہ حال ہے کہ علماء کی ایک کانفرنس میں گئے اور اُن کو یہ تلقین کی کہ تمہیں اس وقت عالمی جہاد کی ضرورت ہے۔ تم جاؤ اور U.S.S.R. میں جہاں جہاں جماعت کوشش کر رہی ہے اُن کا پیچھا کرو، تعاقب کرو اور ان کو ناکام بنا دو حالانکہ ہمارے ملک میں اتنی بدیاں پھیلی ہوئی ہیں کہ اگر ایک بدی کے خلاف بھی جہاد کا اعلان کیا جائے تو سارے علماء مل کر بھی اس بدی کو دُور نہیں کر سکتے لیکن مل کر دُور کرنا تو درکنار اس کی طرف توجہ ہی کوئی نہیں۔ بدیوں سے تو ایسا ملاپ ہے جیسے گھی شکر کا ملاپ ہوا کرتا ہے اور اگر نفرت ہے تو اللہ کے بھیجے ہوؤں سے نفرت ہے ان لوگوں سے نفرت ہے جو خدا کے بھیجے ہوؤں کی منادی کر رہے ہیں اور اسلام کا پیغام اور اسلام کی خوبیاں کو دنیا میں پھیلا رہے ہیں تو یہ مقابلہ تو چلے گا اور بڑے زور سے چلے گا اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت شکست کے لئے نہیں پیدا کی گئی اس نے لازماً فتحیاب ہونا ہے جس میدان میں چاہیں ہمارا تعاقب کر لیں جس معرکہ میں چاہیں ہمیں آزما کر دیکھ لیں ان کے مقدر میں شکست ہے کیونکہ یہ ناکامی کی منادی کرنے والے ہیں یہ نامراد طاقتوں کی منادی کرنے والے ہیں جن کی قسمت میں ناکامی لکھی گئی ہے ان قوتوں کی منادی کرنے والے ہیں، خدا تعالیٰ کے نمائندوں کی منادی کرنے والوں سے یہ کیسے ٹکرا سکتے ہیں سو سال سے دیکھ رہے ہیں سو سال سے آزما چکے ہیں۔ کبھی ہوا ہے کہ کوئی جماعتِ احمدیہ کی ترقی روک سکے اس کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اس لئے ساری دنیا میں جب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت پر خدا کے فضلوں کا ذکر کرتا ہوں تو میں جانتا ہوں کہ کچھ دلوں میں آگ لگ جائے گی اور مخالفانہ کوششیں شروع ہو جائیں گی۔

ایک موقعہ پر کسی نے مجھے خط لکھ کر یہ سمجھانے کی کوشش کی کہ آپ نام لے دیتے ہیں اور یہ پیچھے پڑ جاتے ہیں سارے اور پھر ساری جماعت کی کوششوں کو ناکام بنانے کے لئے اُن اُن ملکوں میں کوششیں شروع کر دیتے ہیں۔ میرے نفس میں بھی ہلکی سی کمزوری کا خیال آیا کہ کیوں نہ مخفی رکھ کر بات کی جائے اور مخفی رکھ کر کام بڑھایا جائے لیکن پھر مجھے قرآن کریم کی تعلیم کی طرف توجہ ہوئی قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ (سورۃ الضحیٰ: آیت ۱۲) خدا جب تم پر نعمت کرتا ہے تو اس کو بیان کیا کرو۔ ہرگز دشمن سے نہیں ڈرنا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کا نقشہ کھینچتے ہوئے اس ہریالی کی طرح جو پھوٹتی ہے جس کی زراع خبر گیری کرتے ہیں فرمایا یہ تو اس لئے بھی پھوٹ رہی ہے کہ دشمن غیظ و غضب میں، مبتلا ہو جائے اور کچھ پیش نہ جائے ان کی آنکھوں کے سامنے بڑھتی ہے اور کچھ نہ پیش جائے اور غیظ اور تشدد اور حسد میں تبدیل ہونا شروع ہو جائیں یہ ہمارا سب لئے احتیاط کے سارے تقاضے میں ایک طرف پھینک دیتا ہوں جس کو خدا نے ضمانت دے دی ہو کہ تم میری نعمتوں کی تشہیر کرو اور خوب بیان کرو اور دشمن سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں اس لئے وہ جو چاہیں کریں۔ ایک صوبے کا کیا ساری دنیا کے وزراء اور وزراء اعظم اور وزراء اعلیٰ جو بھی نام ان کے ہوں وہ مل کر بھی خدا کے نور کو بجھا نہیں سکتے یہ تو وہ چراغ ہے جو روشن رہنے کے لئے بنایا گیا ہے اور روشن کرنے کے لئے بنایا گیا ہے اس نے تمام دنیا میں روشنی پھیلانی ہے اور اندھیروں کو خدا تعالیٰ کے فضل سے منور کر دینا ہے اس لئے جماعت کو اس معاملے میں گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ خدا کے جو فضل ہیں وہ انشاء اللہ بیان کئے جائیں گے اور ان فضلوں میں سے ایک یہ ہے کہ

U.S.S.R. کی ریاستوں میں بڑی تیزی سے جماعت کی طرف مدد کا ہاتھ پھیلانے کی طرف توجہ ہو رہی ہے

اور وہ اخلاقی قدروں میں بھی ہم سے مدد مانگ رہے ہیں کہ ہمارے ملکوں میں آکر ہماری اخلاقی قدروں کی تعمیر میں ہماری مدد کرو اور تعلیمی میدانوں میں بھی وہ ہم سے مدد مانگ رہے ہیں اور انہیں ہم پر اعتماد ہے اب تک خدا کے فضل سے اس تیزی سے جماعتِ احمدیہ کے فلسفے کو اور جماعتِ احمدیہ کے کردار کو ان لوگوں نے سمجھا ہے کہ حیرت ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ سے بالکل نابلد رہتے ہوئے ایک لمبے عرصہ تک خدا سے دُور رہنے کے باوجود دل کی تختیاں صاف ہیں، سادہ ہیں اور ذہن اس حد تک روشن ہیں کہ سچ کو جھوٹ سے الگ کر کے دیکھنے میں ان کو کوئی دقت محسوس نہیں ہوتی۔ فوراً پتہ لگ جاتا ہے کہ یہ سچ ہے یہ جھوٹ ہے۔ پس مولوی جائیں۔ جتنا مرضی چاہیں شور مچائیں ان کو معلوم ہو چکا ہے کہ ہمارے سچے محسن ہمارے ساتھی کون ہیں کنہوں نے ہم سے وفا کرنی ہے، کنہوں نے ہماری مدد کرنی ہے اور جگہ جگہ سے مطالبے شروع ہو گئے ہیں کہ جماعتِ احمدیہ آئے اور اس میدان میں بھی ہماری مدد کرے اور اس میدان میں بھی مدد کرے۔ اب تصویری زبان کے ذریعہ خطبات کے دنیا میں پھیلنے کا جو نظام ہے یہ اس سلسلہ میں بھی بے حد ممد اور مفید ہے اس سے پہلے ہم زیادہ سے زیادہ یہ کر سکتے تھے کہ جماعتوں کو چٹھی لکھتے کہ ان ان آدمیوں کی ضرورت ہے ان کو الف کی ضرورت ہے اس اطلاع کے باوجود بہت سی جماعتیں ہیں جن میں سُستی ہوتی ہے اگر اُمراء وقت پر اس نوٹس کو آگے چلانے کی بھی کوشش کریں تو درمیان میں منتظم کمزور ہو جاتے ہیں۔ کھیتوں کے پانی کا سا حال ہے کہا کوئی یہاں ٹوٹ گیا کوئی وہاں ٹوٹ گیا کہیں کھیت میں پہنچ کر پانی باہر نکلنا شروع ہو جاتا ہے تو وسیع نظام جو ہیں، ان میں اس قسم کی کمزوریاں ہوتی رہتی ہیں اور جن لوگوں تک پیغام براہ راست پہنچنا چاہیے ان تک بہت کم پیغام پہنچتا ہے لیکن اب جب میں یہ اعلان کروں گا تو مشرق و مغرب میں، افریقہ میں بھی ہر جگہ احمدی براہ راست سُن رہے ہوں گے اور جن کی ضرورت ہے وہ سُن رہے ہوں گے کہ ہماری ضرورت ہے اور اُن کے دل اُسی وقت لبیک کہیں گے تو بجائے اس کے کہ مہینوں یاد دہانیاں کروائی جائیں۔ انتظار کئے جائیں۔ ایک ہی خطبہ میں، ایک ہی ثانیہ میں خدا کے فضل سے دنیا کے تین چوتھائی علاقوں میں ضرورت کی یہ اطلاع پہنچ جائے گی اور اس کے نتیجہ میں جیسا کہ میں جانتا ہوں کہ جماعت ہمیشہ نیکی کے کاموں پر لبیک کہتی ہے اس کام پر بھی وہ لبیک کہیں گے جو مطالبے شروع ہوئے ہیں ان میں ایک ہے اکنامکس کے ماہرین کیونکہ وہ اس وقت سخت اقتصادی بحران کا شکار ہیں اور باوجود اس کے کہ مغربی قومیں ان کو اقتصادی ماہرین مہیا کر رہی ہیں لیکن ان کو اعتماد نہیں ہے وہ جانتے ہیں کہ یہاں سے

دھوکہ ہی ملے گا اور جو مشورے ہیں ان میں ہم ایسی مصیبتوں میں مبتلاء ہو جائیں گے کہ پھر ان سے نکلنا مشکل ہو جائے گا تو وہ آزاد سچے دیانتدار مخلص لوگوں کے طلبگار ہیں اور ان کی نظر جماعت احمدیہ پر اٹھی ہے اور باقاعدہ ریاست کے نمائندوں کی طرف سے OFFICIALLY مجھے پیغام ملا ہے کہ آپ ہمارے لئے

اقتصادی ماہرین مہیا کریں

بینکنگ کے ماہرین مہیا کریں۔ اب انگلستان میں بھی اور باہر بھی میں جانتا ہوں کہ بہت سے بینک کا تجربہ رکھنے والے ہیں جو بینکوں سے نکالے گئے اور اسوقت بغیر کسی روزگار کے ہیں تو روزگار کی خاطر نہیں کیونکہ وہ لوگ خود مشکلات میں مبتلاء ہیں اس لئے صرف بسر اوقات کے لئے پیسے دیں گے اور کھلی تنخواہوں کے لئے ان کے پاس پیسے نہیں ہیں۔ ان کی اقتصادیات کو اچھا کرنا، بلند تر کرنا۔ صحت مند کرنا اس میں جو احمدی حصہ لیں گے اللہ تعالیٰ کے وفضل کے ساتھ ان کی جزاء ان قوموں سے نہیں ملے گی بلکہ اللہ سے ملے گی کیونکہ ہم یہ کام اللہ کی خاطر کرتے ہیں اس لئے ان کو گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں تھوڑے پیسے بھی مل جائیں اور ایک عظیم الشان خدمت کی توفیق مل جائے تو یہ اپنی ذات میں ایک صاحب دل کے لئے جزاء ہے جو صاحب دل لوگ ہیں جن کا دل خدا کی طرف مائل ہے ان دلوں کی بابت کر رہا ہوں۔ ان کے لئے یہ بڑی جزاء ہوا کرتی ہے کہ ہمیں نیکی کی توفیق مل گئی اور جہاں تک روز مرہ کا تعلق ہے ان کے بیوی بچے بھوکے نہیں رہیں گے مکان کا انتظام ہوگا روز مرہ کی خوراک مہیا ہوگی اور شریفانہ صاف کوشی کے ساتھ گزارہ چل سکے گا اور اگر کہیں دقت ہو تو جماعت کو لکھیں ہم انشاء اللہ تعالیٰ ان کی زائد ضرورتیں پوری کرنے کی کوشش کریں گے کوئی حتمی وعدہ نہیں لیکن یہ وعدہ ضرور ہے کہ توفیق کے مطابق کوشش کریں گے اور پھر انشاء اللہ تعالیٰ اُمید ہے کہ یہ سلسلہ کافی پھیلے گا۔ اکنامکس، بینکنگ، فنانس، اکنامکس میں تو بینکنگ اور فنانس بھی آجاتا ہے لیکن انہوں نے اکنامکس الگ لکھا ہوا ہے بہر حال فنانس۔ بینکنگ اور اکاؤنٹنگ کا خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ اسی طرح مارکٹنگ ہے ان کا بہت ساری پیداوار ہیں جو ضائع جا رہی ہیں اور ملکی طور پر ان کی کوئی بھی قیمت نہیں ریاستوں کے آپس کے تعلقات ایسے ہیں کہ ایک ریاست دوسرے کو اس کی واجبی قیمت ادا نہیں کرتی اور ان کے پاس پیسے بھی نہیں ہیں اس لئے آج کل تو جہاں تک میں نے دیکھا ہے بارٹر (BARTER) سسٹم پر کام چل رہا ہے لیکن بہت سی ایسی چیزیں ہیں جو بڑے اچھے امکانات رکھتی ہیں۔ روشن امکانات رکھتی ہیں کہ انہیں باہر کی دنیا کی مارکیٹ میں بھیجا جائے اس لئے ان کو مارکیٹنگ کے ماہرین کی بھی ضرورت ہے تعاون والوں کی ضرورت ہے۔ بزنس ایڈمنسٹریشن کے ماہرین کی ضرورت ہے یہ بڑے بڑے کام ہیں جن کی ان کو ضرورت ہے دنیا میں جہاں جہاں بھی احمدی ماہرین ان باتوں کو سن رہے ہیں اور وہ اپنا وقت پیش کر سکتے ہیں ان کو چاہیئے کہ بلا تاخیر اپنے اپنے امراء کی وساطت سے بھجوائیں اگر وہ پاکستان میں ہیں تو وہاں تحریک جدید میں درخواست دیں نصرت جہاں میں انتظام کیا گیا ہے اسوقت وہاں نصرت جہاں کے جو سیکرٹری کام کر رہے ہیں وہ انشاء اللہ وہاں اکٹھی کر کے اپنے تبصرے کے ساتھ مجھے بھجوا دیں گے جہاں تک باقی ممالک کا تعلق ہے اپنے اپنے امراء کو بھجوائیے اور امراء اپنی تصدیق کے ساتھ یا اپنے مشورے کے ساتھ وہ چٹھیاں براہ راست مجھے بھجوا دیں تاکہ جو کام مہینوں میں ہونا تھا وہ ایک ہفتہ دس دن کے اندر اندر مکمل ہو جائے اور پھر میں ان سے درخواست کروں گا کہ اللہ کی حفاظت میں، خدا کی پناہ میں جائیں اور خدا کی خاطر اپنے آپ کو اپنے دلبند کو، اپنے خاندانوں کو ان نیک کاموں میں جھونک دیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ پیشگوئی ہماری آنکھوں کے سامنے پوری ہو کہ خدا نے آپ سے وعدہ فرمایا کہ آپ کی

جماعت روس کے علاقوں میں ریت کے ذرّوں کی طرح پھیل جائے گی

تو یہ سلسلے خدا ہی کے تھے اور اسی کے سلسلوں کی پیروی میں اب یہ نئے سلسلے جاری ہوئے ہیں ایک طرف وعدے تھے دوسری طرف تڑپ پیدا ہو گئی ہے اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس کے نتیجہ میں جماعت کا جو پیغام دنیا میں پہنچے گا اور خصوصاً USSR کے علاقہ میں اس کو دنیا کی کوئی طاقت روک نہیں سکے گی یہ خدا کی تقدیریں ہیں انسان کی کوئی تدبیر خدا کی تقدیر کو بدل نہیں سکتی۔

بہت اونچے طبقے کے ایک دو ماہرین کی بھی ضرورت ہے جو مارکیٹ اکانومی میں اعلیٰ تعلیم رکھتے ہوں اور اعلیٰ تجربہ رکھتے ہوں اور اسی طرح فارن ریلیشنز (FOREIGN RELATIONS) کا بھی ان کو تجربہ ہو کیونکہ اس قسم کے ماہرین کی بھی ضرورت ہے جو بہت اونچی سطح پر بعض حکومتوں کی خدمت کریں گے تو جو لوگ ریٹائر ہو چکے ہیں اور ان دونوں باتوں کے واقف ہیں، ان کو چاہیئے کہ وہ بھی فوری طور پر توجہ کریں۔

اب میں بقیہ وقت میں اس مضمون کو شروع کرتا ہوں جو چند ہفتے پہلے شروع کیا گیا تھا اور

یہ مضمون خیانت سے تعلق رکھتا ہے

اس مضمون کو اختیار کرنے کی وجہ یہ ہے کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے جھوٹ کے بعد جس سب سے زیادہ خوفناک اور ہولناک چیز کا ذکر فرمایا ہے وہ خیانت ہے جو مومن کی ایمانی حالت کو بالکل تباہ و برباد کر کے رکھ دیتی ہے اور اس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے مختلف جگہ ایسی عمدگی سے نصائح فرمائی ہیں کہ جن سے انسان کی عقل دنگ رہ جاتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی انسانی فطرت پر کتنی گہری نظر تھی اور خدا کے کلام کو کس طرح انسانی فطرت کے باریک گوشوں پر چسپاں کر کے ہم تک ان کے تعلقات واضح فرماتے تھے۔ اور چھوٹی چھوٹی مثالوں میں بہت گہرے پیغام دے دیا کرتے تھے حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مومن میں جھوٹ اور خیانت کے سوا دوسری برائیاں ہو سکتی ہیں۔ اب یہ بڑی عجیب بات ہے بہت سے ایسے گناہ کبیرہ ہیں جن کے خیال سے انسان ڈرتا ہے سمجھتا ہے کہ بہت ہی بھیانک بیماری ہے جو انسان کو ختم کر دے گی لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے جن دو بنیادی بیماریوں کا ذکر فرمایا ہے جو سب سے زیادہ خطرناک ہیں ان میں ایک جھوٹ ہے اور ایک خیانت اور فرمایا کہ مومن کی ذات میں یہ اکٹھے نہیں ہو سکتے اس پہلو سے جماعت کو سب سے پہلے تو انفرادی طور پر اپنا جائزہ لینا چاہیئے کہ کیا وہ جھوٹ اور خیانت سے کلیۃً پاک ہے اگر یہ جائزہ لے تو انسان لرز اُٹھے کیونکہ بڑے بڑے نیک لوگ بھی جھوٹ سے اور خیانت سے کلیۃً پاک نہیں ہوتے۔ جھوٹ کی مختلف قسمیں ہیں بعض صورتوں پر اگر جھوٹ پھر بھی ان کے اندر پرورش پا رہا ہوتا ہے وہ اتنا خفیف ضرور ہو جاتا ہے کہ بیماری مہلک ہے لیکن اس مقدار میں مہلک نہیں ہوتی جس مقدار میں وہ پائی جاتی ہے ضروری نہیں ہوتا کہ ہر مہلک بیماری ہر انسان کو فوراً ختم کر دے۔ بعض مہلک بیماریاں ہیں جو ابھی اتنی معمولی مقدار میں پائی جاتی ہیں کہ جسم پر غلبہ پانے کی طاقت نہیں رکھتیں لیکن اگر انہیں اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے تو رفتہ رفتہ ہلاک کر دیتی ہیں۔ تو مومنوں کی بھی مختلف قسمیں ہیں بعض مومن وہ ہیں جن میں بیماریوں کو جڑوں سے اکھیڑ پھینکنے کا عمل جاری ہو چکا ہوتا ہے ان پر ان معنوں میں اس حدیث کا اطلاق نہیں ہوگا۔ کیونکہ وہ اس بات کا شعور حاصل کر لیتے ہیں کہ ہم میں جھوٹ بھی ہے اور خیانت بھی ہے اور اس کے خلاف جہاد شروع کر دیتے ہیں اور اس جہاد کی حالت میں جو مارا جائے اسے آپ جھوٹا اور خائن نہیں کہہ سکتے۔ اس لئے وہ مومن ہی شمار ہوگا لیکن جہاد نیک نیت سے

کرے اور پوری طاقت سے کرے تو پھر میں امید رکھتا ہوں کہ اس حدیث کا ان معنوں میں اطلاق اس پر نہیں ہوگا کہ گویا وہ کلیتہً ہلاک اور خدا کی بارگاہ سے ردّ ہو گیا ہے۔

دوسرے وہ لوگ ہیں جو ایمان کا دعویٰ تو کرتے ہیں لیکن ان کے اندر جھوٹ پرورش پا رہا ہے خیانت میں وہ بڑھتے چلے جا رہے ہیں اور کوئی عار نہیں ہے کوئی حیاء نہیں ہے کوئی شرم نہیں ہے نفس لوامہ موجود ہی نہیں ہے۔ ایسے لوگوں کو وہم ہے کہ وہ مؤمن ہیں۔ اور یہ حدیث واضح طور پر کھلم کھلا اعلان کر رہی ہے کہ جس شخص میں یہ دو چیزیں اکٹھی ہو جائیں یعنی جھوٹ اور خیانت، وہ مؤمن نہیں کہلا سکتا ہزار دوسری بدیاں ہوں تو پھر بھی مؤمن کہلائے گا لیکن جھوٹ اور خیانت ہو تو ایمان کی جڑیں اکھڑ جاتی ہیں۔ ایمان کا کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔

جھوٹ سے متعلق میں پہلے کچھ بیان کر چکا ہوں۔ خیانت سے متعلق میں حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی ایک اور حدیث پیش کرتا ہوں آپ نے فرمایا: اے میرے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔ بھوک ننگ سے جس کا اوڑھنا بچھونا بہت ہی برا ہے اور میں خیانت سے پناہ مانگتا ہوں کیونکہ یہ بطانۃ پیدا کرتی ہے۔ اور بہت ہی بری بطانۃ ہے یعنی اندرونی بیماری۔ اب یہ دو الگ الگ باتیں ہیں۔ انسان تعجب میں مبتلاء ہوتا ہے کہ بظاہر ان دونوں میں کیا جوڑ ہے مگر حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی باتوں پر غور کرنے کے لئے ٹھہرنا پڑتا ہے۔ مضمون میں ڈوبنا پڑتا ہے اور جس طرح غوطہ خور سمندر کی تہہ سے گہری تلاش کر کے موتی نکالتا ہے۔ اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے کلام میں ڈوب کر آپ کے مطالب کو حاصل کرنا پڑتا ہے ظاہری نصیحت اپنی جگہ اثر دکھا دیتی ہے جس طرح سمندر کی سطح کا بھی ایک اثر ہے۔ لیکن اس کی گہرائی میں اور بھی چیزیں ہیں جو بہت ہی مفید ہیں تو اس حدیث کو پڑھ کر ایک مؤمن کے دل پر بڑا اچھا اثر پڑے گا کہ یہ دو باتیں ہیں جن سے پناہ مانگنی چاہیئے لیکن جب آپ اسکی حقیقت کو سمجھیں گے اور ان دونوں کا تعلق سمجھیں گے تو ایک طرف حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے مرتبہ کا عرفان بڑھے گا تو دوسری طرف ان چیزوں سے نجات پانے کے لئے پہلے سے بڑھ کر ارادہ قوی ہوگا اور انسان دعا کے ذریعہ ان سے نجات پانے کی کوشش کرے گا۔

بھوک کو ظاہری طور پر فرمایا کہ بہت ہی برا اوڑھنا اور بچھونا ہے قرآن کریم نے بھی ایک جگہ 'لباس الجوع' کا لفظ استعمال فرمایا ہے اس حدیث کی بنیاد اسی آیت کریمہ میں ہے کہ خدا تعالیٰ جب کسی قوم کو بھوک کا لباس پہنا دیتا ہے تو بہت ہی بری حالت ہوتی ہے بھوک کا لباس کیوں فرمایا گیا بات یہ ہے کہ بھوک ایک ایسی بلا ہے کہ جس پر انسان ہر دوسری ضرورت کو قربان کرتا چلا جاتا ہے۔ اور بھوکے لوگوں کے گھروں میں پہلے زیور بکتے ہیں پھر برتن تک بکنے لگ جاتے ہیں پھر کپڑے تک بیچنے کی باری آ جاتی ہے اور بھوکے لوگوں کو اپنے کپڑوں کو سنبھالنے کی ہوش ہی نہیں ہوتی، نہ طاقت ہوتی ہے کہ وہ کپڑوں کی طرف توجہ کریں اور ان کی ضرورتیں پوری کر سکیں تو قرآن کریم نے جو 'لباس الجوع' فرمایا تو واقعۃً بھوک لباس بن جاتی ہے۔ ایک ایسی فلاکت کا لباس جو دیکھنے میں دکھائی دیتا ہے بھوکے افریقہ کو دیکھیں، ان کی تصویریں دیکھیں تب آپ کو سمجھ آئے گی کہ بھوک کا لباس سے کیا تعلق ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ بھوک جو تمہارے ظاہر کا حال کرتی ہے خیانت وہی حال تمہارے اندرونے کا کر دیتی ہے جس کو خیانت کی لت پڑ جائے وہ ایک ایسی بیماری میں مبتلاء ہو جاتا ہے جس سے تمام دوسری حسنات کھائی جاتی ہیں گویا ایک ایک کر کے اس کی نیکیاں بک رہی ہیں اور خیانت کی بھوک مٹا نے کے لئے اس کی تمام خوبیاں ہلاک اور تباہ و برباد ہو جاتی ہیں

جس میں خیانت آ جائے اس میں ساری دوسری برائیاں آ جاتی ہیں

مراد یہ ہے کہ خیانت رفتہ رفتہ انسانی اندرونے پر ایسا قبضہ کر لیتی ہے کہ اس کی تمام صلاحیتیں ختم کر دیتی ہے اس میں تمام برائیاں پیدا ہو جاتی ہیں تمام نیکیاں اس کے ہاتھ سے نکل جاتی ہیں تو یہ وجہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے جھوٹ کے بعد خیانت کو سب سے زیادہ مہلک بیماری قرار دیا ہے اور جھوٹ اور خیانت کے متعلق فرمایا کہ اگر یہ اکٹھے ہو جائیں تو پھر انسان مومن کہلا ہی نہیں سکتا۔ اس کا ایمان ہی باقی نہیں رہتا قرآن کریم نے خیانت کے مختلف پہلو بیان فرمائے ہیں اور خیانت کا کوئی ایسا پہلو نہیں ہے جس پر روشنی نہ ڈالی ہو عجیب کتاب ہے کہ ہر مضمون کے ظاہر کو بھی پیش کرتی ہے۔ باطن کو بھی پیش کرتی ہے بڑی چیزوں کو بھی بیان کرتی ہے چھوٹی باریک در باریک چیزوں کو بھی بیان کرتی ہے۔ اور علم کا کوئی ایسا مضمون نہیں جس کی انسان کو ضرورت ہو اور اس پر قرآن کریم نے تفصیل سے گہری روشنی نہ ڈالی ہو یعنی وہ علم جو انسان کی روح کے لئے اور نجات کے لئے ضروری ہیں جہاں تک بدنی علوم کا تعلق ہے ان کے بھی بڑے گہرے اشارے موجود ہیں۔ لیکن اسوقت یہ گفتگو اس موضوع پر نہیں ہو رہی اس لئے میں پہلے مضمون کی طرف واپس آتے ہوئے قرآنی آیات کی روشنی میں آپ کو خیانت کی بعض قسموں سے آگاہ کرتا ہوں اور ان پر آپ نظر رکھیں اور پھر دیکھیں کہ آپ میں اور آپ کے گھر والوں میں، آپ کے بچوں میں ان قسموں میں سے کون سی خیانت پائی جاتی ہے اور اگر پائی جاتی ہے تو اس کا سر توڑے بغیر آپ تبتل الی اللہ اختیار نہیں کر سکتے جو خیانت پائی جاتی ہے اس کی رسی آپ کی گردن پر ہے چنانچہ قرآن کریم نے اس مضمون کو یوں بیان فرمایا ہے کہ قیامت کے دن خائنوں کی گردن میں طوق ہوگا وہ دراصل یہی رسی ہے جو دنیا میں انسان کو نیکیوں سے باز رکھتی ہے۔ اور بدیوں سے باندھے رکھتی ہے اور قرآن کریم میں جن طوقوں کا ذکر ہے کہ جن سے انبیاء آزاد کیا کرتے ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے قوموں کو آزاد کیا ان میں خیانت کا طوق ایک بہت ہی خطرناک طوق ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَ تَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○

(الانفال: آیت ۲۸)

کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کی اور رسول کی خیانت نہ کرو۔ وَ تَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ: اور تم اپنی امانتوں کی خیانت کرتے ہو اور جانتے بوجھتے ہوئے کرتے ہو اس سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ، جو روزمرہ کے انسانی معاملات میں اپنے معاشرے میں خیانت کرنے سے نہ جھجکتے ہوں وہی لوگ ہیں جو پھر لازماً رسول اور خدا کی خیانت بھی کرتے ہیں۔ انسان سے خیانت کرنا انسان کے دائرے تک محدود نہیں رہتا بلکہ ایسا خائن خدا اور رسول کی خیانت کرنے والا بن جایا کرتا ہے۔ اس لئے فرمایا کہ خدا اور رسول کی خیانت کا شاید تمہیں علم نہ ہو کیونکہ انسان اللہ اور رسول کی بعض خیانتیں ایسے کرتا ہے جس کا اس کو علم نہیں ہوا کرتا لیکن جو انسان کی کرتا ہے وہ جانتا ہے تو جو جانتا ہے اس سے اس طرف اشارہ کیا جس کو وہ نہیں جانتا اور بتایا کہ تمہیں اگر علم نہ بھی ہو کہ تم اللہ اور رسول کے خائن ہو تو یاد رکھنا کہ

اگر تم بندوں کے خائن ہو تو تم خدا اور رسول کے بھی خائن ہو

چاہے تمہیں علم ہو یا نہ ہو۔ پس ایک یقینی علم دوسرے مشکوک علم کی طرف اشارہ کر رہا ہے یا حاضر غائب کی طرف اشارہ کر رہا ہے فرمایا: یہاں ایسے ہو تو وہاں بھی ایسے ہوگے۔ ہم تمہیں بتا رہے ہیں یہ ایسا ہی مضمون ہے جیسے فرمایا کہ جو بندوں کا شکر گزار نہیں ہوتا وہ اللہ کا بھی شکر گزار نہیں ہوتا تو خائن آدمی تقسیم نہیں کیا کرتا۔ ایسے مروی جو مال کھا جاتے ہیں مساجد کے یا دوسرے چندے جو آن کو دئے جاتے ہیں، وہ اپنی طرف سے دین کی بڑی خدمت کر رہے ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ انسانوں کا تو کوئی حرج

نہیں خدا کے خائن نہیں ہیں اُن کے لئے اس میں بڑی نصیحت ہے۔ اگر وہ دنیا میں خیانتیں کرتے ہیں تو خدا کہتا ہے کہ اُن خیانتوں کا ہمیں علم ہے اور ہمیں یہ علم ہے کہ تم خدا اور رسول کے بھی خائن ہو کیونکہ ناممکن ہے کہ انسان بندے کا خائن ہو اور خدا اور رسول کا خائن نہ ہو۔ پھر قرآن کریم فرماتا ہے:

اِنَّآ اَنۡزَلۡنَآ اِلَيۡكَ الۡكِتٰبَ بِالۡحَـقِّ لِتَحۡكُمَ بَيۡنَ النَّاسِ بِمَاۤ اَرٰٮكَ اللّٰهُ‌ ؕ وَلَا تَكُنۡ لِّـلۡخَآٮِٕنِيۡنَ خَصِيۡمًا ۙ

(سورۃ النساء: آیت ۱۰۶)

کہ ہم نے تیری طرف یہ کتاب حق کے ساتھ اُتاری ہے تاکہ تو لوگوں کے درمیان فیصلے کرے اور لوگوں کو حکمت کی باتیں بتائے۔ لِتَحۡكُمَ بَيۡنَ النَّاسِ میں انصاف کے ساتھ فیصلے کرنا بھی داخل ہے اور حکم میں حکمت کے معنی بھی پائے جاتے ہیں۔ بِمَاۤ اَرٰٮكَ اللّٰهُ: اس روشنی کے ساتھ یہ فیصلے کرے اور حکمت کی باتیں بیان فرمائے کہ جو خدا نے تجھے دکھائی ہے۔ اس نور سے یہ فیصلے کرے جو خدا نے تجھے عطا فرمایا ہے۔ بِمَاۤ اَرٰٮكَ اللّٰهُ کا یہ مطلب ہے۔ وَلَا تَكُنۡ لِّـلۡخَآٮِٕنِيۡنَ خَصِيۡمًا: سب کے لئے بیشک دعائیں کر مگر خائنین کے لئے ہمارے حضور جھگڑا نہ کرنا۔

خصیم کا لفظ قرآن کریم میں دوسری جگہ بھی ان معنوں میں استعمال ہوا ہے اور خدا تعالیٰ نے انبیاء کو منع فرمایا ہے اور اسی طرح دیگر مؤمنوں کو بھی کہ خائن کی حمایت میں کچھ نہیں کہنا اور یہ نصیحت صرف خدا ہی سے تعلق نہیں رکھتی بلکہ دنیا سے بھی تعلق رکھتی ہے۔ جہاں بھی ایک خائن کا معاملہ درپیش ہو اسکی حمایت میں کچھ نہیں کہنا چاہیئے۔ بعض دفعہ لوگ بعض ایسے لوگوں کی سفارش کرتے ہیں کہ اُن سے فلاں غلطی ہوگئی انہیں معاف کر دیا جائے اور خائنین کی بھی کر دیتے ہیں۔ مثلاً بعض ایسے واقعات ہوئے (اللہ کے فضل سے بہت کم شاذ کے طور پر ہوتے ہیں مگر ہوتے ہیں) کہ جماعتی اموال میں کسی نے خرد برد کی ہے تو چٹھیاں لکھتے ہیں کہ اللہ بہت رؤوف رحیم ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم بے حد مہربان تھے قرآن نے ان کو رؤوف رحیم قرار دیا۔ اللہ تعالیٰ سارے گناہ بخش دیتا ہے تو آپ جب خدا کی رحمت اور مغفرت کے گن گاتے ہیں اور محمد رسول اللہؐ کی رحمت اور مغفرت کے گن گاتے ہیں تو کیوں ایسے لوگوں سے صرف نظر نہیں کرتے اور ان کو معاف نہیں فرماتے۔ اُن کو پتہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے منع فرما دیا ہے کہ خائن کی نہ رعایت کرنی ہے نہ اُس کے ساتھ اس کی وکالت کرنی ہے تو جماعت کو اس مضمون کو سمجھنا چاہیئے۔ دنیا کے معاملات میں بھی خائن کی کوئی حمایت نہیں کرنی چاہیئے اور انبیاء کو جب فرمایا جاتا ہے کہ

لَا تَكُنۡ لِّـلۡخَآٮِٕنِيۡنَ خَصِيۡمًا

تو لفظ خصم جو ہے یہ صرف بُرائی کے معنی میں نہیں ہوتا کہ جھگڑا بلکہ شدت سے کسی کی وکالت کرنا، دل ڈال کر جان ڈال کر کسی کی وکالت کرنا اور سفارش کرنا اس کو بھی خصومت کہتے ہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم کو بھی یہ نصیحت فرمائی گئی کہ تم خائنین کے لئے ہمارے پاس کوئی دعا یا سفارش نہ کرنا۔

وَّاسۡتَغۡفِرِ اللّٰهَ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا ۚ

اللہ سے بخشش مانگو اور خدا بہت غفور رحیم ہے۔ بہت مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

اس آیت نے وہ سارے وہم دور کر دیئے کہ اگر انسان خائنوں سے مغفرت نہیں کرے گا تو خدا کی مغفرت سے محروم رہ جائے گا۔ جو لوگوں سے رحم کا سلوک نہیں کرتا خدا بھی اس سے رحم کا سلوک نہیں کرتا۔ یہی وہم ہے جس نے بعض لوگوں کو خائنوں کی سفارش کرنے پر مجبور کیا تو قرآن کریم کا اعجاز دیکھیں کہ جہاں ایک دفعہ خائنوں سے نرمی نہ کرنے کا حکم دیا یہاں تک کہ ان کی سفارش سے بھی روک دیا۔ اُن کے لئے دعا سے روک دیا وہاں اس بات کا یقین دلایا کہ خدا کی خاطر تم ایسا کرو گے تو خدا کی مغفرت سے محروم نہیں رہو گے۔ اللہ سے مغفرت طلب کرو۔ وہ بہت ہی غفور رحیم ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر خدا نے کسی خائن میں کوئی ایسی نیکی دیکھی کہ اس کی مغفرت کا فیصلہ کرے (یہ بھی ایک مطلب ہے) تو وہ چاہے تو ایسا کر سکتا ہے لیکن تمہیں بیچ میں دخل دینے کی ضرورت نہیں تو دو پیغام اکٹھے مل گئے۔ ایک طرف خائن کے لئے دعا نہ کرنے والے کو یہ پیغام ہے کہ اس کے نتیجہ میں خدا تم سے اسی طرح مغفرت کا سلوک کرتا رہے گا جیسے پہلے کرتا تھا کہ تم خدا کی خاطر رُکے ہو اور دوسری طرف یہ بھی اعلان ہے کہ خدا کو اپنی بخشش اور مغفرت کے سلوک کے لئے تمہاری سفارش، تمہاری دعاؤں اور التجاؤں کی ضرورت نہیں ہے۔ خائن کا معاملہ مخفی ہے اور یہ وہ مضمون ہے جو پہلے حدیث میں بیان ہو چکا ہے کہ خیانت کی بیماری مخفی بیماری ہے اور اس کی کنہ تک انسان پہنچ نہیں سکتا۔ کچھ ظاہری خیانتیں اس کو دکھائی دیتی ہیں لیکن یہ نہیں جانتا کہ اندر کیا کیا خیانتیں تھیں اور جڑیں کہاں کہاں پہنچی ہوئی ہیں اور اس مضمون سے واقف نہیں کہ اُس کو تھوڑی سی ظاہری جو خیانتیں دکھائی ہیں اللہ فرما رہا ہے کہ یہی شخص خدا اور رسول کا بھی خائن ہے تو کن معنوں میں ہے۔ بیماری کہاں کہاں اندر پھیلی ہوئی ہے۔ ہمیں کچھ علم نہیں مگر اللہ بہتر جانتا ہے اور ساتھ خدا نے یہ بھی تسلی دی کہ اگر کسی کو اللہ معاف فرمانا چاہے تو بہت غفور رحیم ہے تمہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ایسا خائن جس کی بعض کمزوریوں پر بھی خدا کی نظر ہے اس کی بعض خوبیوں پر بھی تو ہوگی اور وہ جانتا ہے کہ کس حد تک بیماری پھیلی ہے اور کس حد تک صحت کے امکانات ہیں تو اس معاملہ کو اللہ پہ چھوڑ دو۔ وہ بہت غفور رحیم ہے۔ جس سے چاہے گا حسن سلوک فرمائے گا۔

وَلَا تُجَادِلۡ عَنِ الَّذِيۡنَ يَخۡتَانُوۡنَ اَنۡفُسَهُمۡ:

پہلے خصومت کا ذکر تھا، اب مجادلہ کا ذکر فرمایا ہے۔
فرمایا ہے کہ ان کے لئے کسی قسم کی کوشش اور جہاد نہ کرو۔ یعنی ان لوگوں کے لئے جو اپنے نفس سے بد دیانتی کرتے ہیں، اپنے نفس سے خیانت کرتے ہیں۔

يَخۡتَانُوۡنَ اَنۡفُسَهُمۡ میں اَنۡفُسَهُمۡ

کے بھی دو معنی ہیں۔ اوّل اَنۡفُسَهُمۡ سے مراد قوم اور سوسائیٹی ہے۔

ایسے لوگ جو اپنی قوم اور اپنی سوسائیٹی سے بد دیانتی کرتے ہیں

اور ان کے عہدوں کو نبھاتے نہیں ہیں۔ اُن کی رعایت نہیں کرتے اور اُن کی امانتوں کا حق ادا نہیں کرتے۔ اُن لوگوں کے متعلق فرمایا ہے کہ تمہیں ان کی طرف سے کوئی کوشش نہیں کرنی چاہیئے دعا کے ذریعہ یا کسی اور ذریعہ سے اُن کے حق میں کوئی لڑائی نہ کرو۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنۡ كَانَ خَوَّانًا اَثِيۡمًا:

اور یاد رکھو اللہ تعالیٰ خائن گنہگار سے محبت نہیں کرتا۔ یہاں اَثِيۡمًا کا خالی استعمال نہیں فرمایا، فرمایا ہے خَوَّانًا اَثِيۡمًا: بہت زیادہ خائن۔ ایسا خائن جو حد سے بڑھ چکا ہو اور پھر ساتھ ہر قسم کا گنہگار بھی ہو۔ وہ تو پھر اپنے ہی گناہوں میں ہوتا ہے۔ فرمایا اللہ ایسے سے محبت نہیں کرتا۔ یہ جو محاورہ ہے کہ اللہ محبت نہیں کرتا، میں نے پہلے بھی سمجھایا تھا کہ مراد یہ نہیں ہے کہ محبت نہیں کرتا تو چلو نفرت بھی نہیں کرتا ہوگا۔ یہ محبت نہ کرنے کا عربی محاورہ ہے۔ مراد ہے کہ سخت نفرت کرتا ہے۔ کسی قیمت پہ ان کو برداشت نہیں کرتا۔ اللہ کا محبت نہ کرنا ایک بڑا گہرا بیان ہے اس بات کو خوب غور سے سمجھنا چاہیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم نے ایک موقعہ پر فرمایا کہ اگر خدا اپنے بندوں کی کمزوریوں پر نگاہ رکھتا تو کسی سے اُس کا تعلق نہ رہتا لیکن اپنے بندوں کی کسی نہ کسی خوبی پہ نظر رکھ کر وہ اُن سے تعلق رکھتا ہے۔ پس جس شخص کے متعلق یہ آجائے کہ خدا اُس سے محبت نہیں رکھتا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اُس کے اندر کوئی خوبی نہیں پاتا۔

تعلق کے لئے کوئی مشترکہ زمین نظر نہیں آتی جس پر وہ تعلق قائم ہو سکے۔ پس حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ہمیں عرفان کی ایسی گہری باتیں سمجھائی ہیں کہ ایک مضمون دوسرے مضمون کو سمجھنے میں مدد کرتا ہے تو جب قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ یہ فرمائے کہ میں فلاں سے محبت نہیں کرتا، فلاں سے محبت نہیں کرتا۔

تو مراد یہ ہے کہ میں ایسے خوبیوں سے عاری دیکھتا ہوں۔ چاہتا بھی ہوں تو اس سے پیار نہیں رکھ سکتا۔ تو وہی مضمون ہے جس طرح بھوکے کے گھر کے سامان بک جاتے ہیں، اس کے تن بدن کے سامان بک جاتے ہیں اور بھوک اس کا لباس بن جاتی ہے اس طرح خیانت اندرونی طور پر انسان کا حال کرتی ہے۔ اندر کوئی رونق باقی نہیں رہنے دیتی۔ ساری خوبیاں برباد ہو جاتی ہیں۔ یہ خیانت کے آخری مقام کا ذکر ہے۔ چنانچہ قرآن کریم نے یہاں اس موقعہ پر اس آیت میں خائن نہیں فرمایا۔ دوسری آیتوں میں خائن کا ذکر ہے یہاں فرماتا ہے:۔

لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ خَوَّانًا اَثِیْمًا ہ

حد سے بڑھے ہوئے خائن، جو خیانت میں اپنے آخری مقام تک پہنچ جاتے ہیں ان میں پھر خدا کوئی خوبی نہیں دیکھتا۔ کوئی ایسی بات نہیں دیکھتا کہ خدا اُن سے تعلق قائم رکھ سکے۔

یَسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا یَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰہِ:

یہ لوگوں سے چھپتے پھرتے ہیں لیکن اللہ سے چھپ نہیں سکتے۔ چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ایسے باطن کی بیماری اسی لئے قرار دیا ہے باطن کی بیماری کئی رنگ میں ہے۔ ایک یہ بھی رنگ ہے کہ خائن دنیا کی نظر سے چھپتا ہے، اپنی بات کو چھپاتا ہے۔ فرمایا: چھپتے ہوں گے مگر اللہ کی نظر سے نہیں چھپتے۔

وَھُوَ مَعَھُمْ اِذْ یُبَیِّتُوْنَ:

وہ ان کے ساتھ ہوتا ہے جب وہ ایسی راتیں گزارتے ہیں جب ایسی باتیں کرتے ہیں جو خدا کو پسند نہیں۔

وَکَانَ اللّٰہُ بِمَا یَعْمَلُوْنَ مُحِیْطًا ہ

اور اللہ ان باتوں کو خوب اچھی طرح گھیرے ہوئے ہے جو وہ کرتے ہیں یعنی چاروں طرف سے وہ خدا کے گھیرے میں ہیں اُس سے نکل نہیں سکتے اُس سے بچ نہیں سکتے تو

خیانت کا مرض بہت ہی گہرا اور خطرناک مرض ہے۔

یہ عمومی مضمون ہے جو بیان ہوا اس کے بعد تفصیلی مضمون بھی قرآن کریم میں بیان ہوتا ہے کہ کن کن موقعوں پر کس کس محل پر انسان خیانت کرتا ہے اور بالآخر کس شکل میں خوّان بنتا ہے۔ اب چونکہ وقت ختم ہو رہا ہے اس لئے میں انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ جمعہ میں پھر اس مضمون کو آگے بڑھاؤں گا۔

باقی پاکستان اور جاپان اور انڈونیشیا اور افریقہ کے ممالک اور ہندوستان کے ملک وغیرہ وغیرہ میں جو احمدی اب دوبارہ اس خطبہ کو براہِ راست سن اور دیکھ رہے ہیں اُن سب کو میں اپنی طرف سے بھی اور تمام جماعت انگلستان کی طرف سے بھی نہایت محبت بھرا سلام پہنچاتا ہوں۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

نوٹ:۔ یہ خطبہ جمعہ مرتبہ مکرم منیر احمد صاحب جاوید ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

ادارہ

واقفین نو بچوں کی تعلیم و تربیت کی طرف خصوصی دھیان کریں۔ ان کی صحت اچھی رکھیں۔

اُذکروا موتٰکم بالخیر

محترم حاجی محمد زاہد سویلیجہ صاحب مرحوم امیر جماعت احمدیہ اترپردیش

کی یادیں

افسوس صد افسوس ہمارے نہایت بزرگ جماعت کے مخلص خادم محترم حاجی زاہد سویلیجہ صاحب امیر جماعت احمدیہ اترپردیش مورخہ ۹ اکتوبر ۱۹۹۲ء بعد نماز جمعہ مجلس عاملہ کانپور کی میٹنگ میں شرکت فرمائی۔ اور اس کے بعد اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے اور چند لمحوں کے بعد حرکت قلب بند ہو گئی۔ اس طرح ہم سب کو حزن و ملال رنج و غم و مفارقت کا داغ دیکر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رخصت ہو گئے۔

اِنّا للہ وانا الیہ راجعون ہ

بہرحال ہم اس کی رضا پر راضی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دردِ دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ خصوصی طور سے یوپی کی جماعتوں پہ فضل فرمائے اور جلد اپنی خاص رحمت سے اس خلا کو پُر فرمائے آمین

سعید الفطرت ہونے کی وجہ سے مرحوم عرصہ دراز سے احمدیت کی طرف راغب تھے سلسلہ کی ترقی سے بے حد خوش ہوتے تھے بڑھ چڑھ کر چندہ ادا کرتے تھے بہتر اخلاق، خوش مزاج و شریف الطبع ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کے ہر فرقہ کا وسیع حلقہ آپ سے منسلک رہتا تھا۔ اکثر و بیشتر مذہبی مباحثات ہوتے تھے۔ مرحوم کا مطالعہ بہت وسیع تھا دلائل کے ساتھ معترض پر حاوی رہتے تھے۔ ختم نبوت، وفات مسیح، صداقت مسیح موعودؑ پر سیر حاصل جامع بحث کرتے تھے۔ اور اسطرح لوگوں کو لاجواب کر دیتے تھے۔ احمدی ہونے سے پہلے ان جگہوں پر غیر احمدی احباب جمع ہوتے اور تحریری مذاکرہ ہوتا۔ جو مرحوم کے پاس سند اور ریکارڈ کے طور پہ محفوظ تھا۔

آخر ۱۹۸۸ء میں نو احباب کے ساتھ بیعت کر کے احمدیت میں باقاعدہ شامل ہو گئے اور چند سال میں اپنے اخلاص و عمل سے سب کو پیچھے چھوڑ کر السابقون کی صف میں شامل ہو گئے۔ ۱۹۹۱ء اگست میں محترم منظور احمد صاحب سوز مرحوم ناظر تعلیم کی وفات پر غیر احمدی ملاؤں نے زبردست مخالفت کی اور مرحوم سوز صاحب کے جنازہ کو مشترکہ قبرستان میں دفن نہیں ہونے دیا اس کی مخالفت کا محور و مرکز مرحوم کو بنایا گیا۔ کانپور کے نواح میں بڑے بڑے اشتہار لگائے گئے کہ قادیانیوں کا ایجنٹ زاہد ہے۔ مرتد و کافر ہے۔ یہاں تک مرحوم کی اہلیہ و بچوں کو ورغلایا گیا۔ اہلیہ صاحبہ کو یہ فتویٰ دیا گیا کہ اب اس شخص کے ساتھ تمہارا نکاح فسخ ہو گیا۔ چنانچہ وہ ان سے علیحدہ ہو کر چلی گئیں وہ شریک حیات جو زندگی کے ہر لمحہ ساتھ تھیں وہ ملاؤں کے ورغلانے پر دور ہو گئیں۔ اس مصیبت کو مرحوم نے نہایت صبر و تحمل سے برداشت کیا گھر کے تمام کام انجام دیتے۔ بشاشت قلب سے مہمانان کرام کی ضیافت فرماتے اور ساتھ ہی اپنے تجارتی امور کو نپٹاتے۔ تبلیغ کے فریضہ کو بھی کما حقہ بجا لاتے۔ غرض مخالفوں نے ہر ممکن کوشش کی کہ مرحوم پریشان ہو کر احمدیت سے دور ہو جائیں لیکن آپ کے پایہ ثبات میں ذرہ بھی لغزش نہ آ سکی۔ بلکہ جماعت سے والہانہ محبت بڑھتی گئی اور اتنے آگے بڑھ گئے کہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کو امیر جماعت احمدیہ یوپی نامزد فرمایا اس عرصہ میں یوپی کی جماعتوں کو بیدار کرنے اور فعال بنانے کے لئے آپ نے انتھک محنت کی اور رات دن ایک کر دیئے کاغذی کارروائی کے بجائے عملی باتوں پر زور دیتے تھے

مرحوم ہمیشہ سے ایماندار اور با اخلاق ہونے کی وجہ سے اپنے حلقہ میں نہایت معزز سمجھے جاتے تھے جب آپ غیر احمدی تھے تو متعدد اہل سنت والجماعت کی تنظیموں سے وابستہ تھے مساجد کے متولی و خزانچی رہے احمدی ہونیکے بعد بھی ایک مسجد کے خزانچی رہے غیر احمدی احباب کو آپ پر پورا اعتماد تھا اکثر خاکسار پوچھتا کہ آپکو کتنی پریشانی ہے تنہا رہتے ہیں۔ (باقی صـ۱ کالم ۳-۴ پیچھے)

بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے یوم ولادت پر

حضرت بابا نانک رح اور مسلمان بزرگ

از گیانی تنویر احمد صاحب خادم مبلغ پورٹ بلیئر انڈیمان

ہمارا ملک بھارت وہ ملک ہے جس کی زمین میں کئی نبیوں ولیوں اور بزرگوں نے جنم لیا انہی اولیاء اور بزرگوں میں سے ایک حضرت بابا نانک صاحب رح بھی ہیں جن کا جنم دن سارے ملک میں ۱۰ ر نومبر کو ہر سال کی طرح بڑی دھوم دھام سے منایا جا رہا ہے۔

آپ کی پیدائش ۱۴۶۹ء میں مہتہ کالو جی کے گھر میں ماتا ترپتا جی کے بطن سے ہوئی آپ کی پیدائش تلونڈی رائے بھوئے بتائی جاتی ہے جو اب ننکانہ صاحب کے نام سے مشہور ہے کہا جاتا ہے کہ آپ کا نام نانک اسی لیئے رکھا گیا کہ آپ اپنے ننہال میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ نے دو شادیاں کیں پہلی شادی مول چند کی بیٹی ماتا سلکھنی جی سے اور دوسری شادی حیات خان کی لڑکی ماتا ملسوبنت جی ہوئی پہلی بیوی سے دو لڑکے ہوئے سری چند اور لکھمی چند جی۔ سری چند نے شادی نہیں کی اور لکھمی چند جی کی اولاد جو بیدی کہلائی ڈیرہ بابا نانک میں آباد ہے۔ آپ کی دوسری بیوی سے دو لڑکیاں پیدا ہوئیں۔

آپ بچپن سے ہی دنیا سے متنفر اور خدا کی یاد میں مصروف رہتے تھے۔ جب کبھی بھی آپ کے والد نے آپ کو کسی کام پہ لگایا آپ کا دل اس میں نہ لگتا۔ آپ ایک خدا کے پرستار تھے۔ آپ نے اپنی زندگی میں مختلف سفر اختیار کر کے مخلوق خدا کو ایک خدا کی طرف بلایا اور مورتی پوجا کی مذمت کی اس زمانہ کے مسلمان آپ کا بے حد احترام کرتے تھے اور مختلف مسلم القاب سے آپ کو یاد کرتے تھے۔ مثلاً ولی اللہ (جنم ساکھی بالا صفحہ ۱۳۱) نانک درویش (جنم ساکھی بالا صفحہ ۱۳۶ و صفحہ ۱۳۴) حاجی درویش (جنم ساکھی بالا صفحہ ۱۳۱) نانک قلندر یا ولی عہد (تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۲۹۶) وغیرہ

حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسلام اور مسلمانوں میں وہ کچھ پایا جو دوسروں میں انہیں بہت کم ملا اس لیے مسلمان بزرگوں سے اُن کو بے پناہ محبت اور لگاؤ تھا۔ ایک ودوان لکھتے ہیں۔

"میں سمجھتا ہوں کہ گورو صاحب کا مذہب ملاپ اور ایکتا کا مذہب تھا۔ اس لیئے انہوں نے اسلام کی تعلیم میں وہ کچھ دیکھا جو دوسرے ہندوؤں کو بہت کم دکھائی دیتا تھا گورو صاحب کو مسلمانوں سے ملاپ میں لطف آتا تھا شیخ فرید دس برس گورو صاحب کے ساتھ مل کر لوگوں کو اللہ کا راستہ بتاتا رہا"

(حقیقت ۱۸ ر جنوری ۱۹۳۹ء)

مسلمان بزرگ اور بابا صاحب

رائے بلار اور حضرت بابا نانک رح۔

رائے بلار ایک بھٹی راجپوت مسلمان تھا تلونڈی کے اردگرد کا سارا علاقہ اس کی جاگیر تھا بابا صاحب کے والد اس کے گماشتے تھے رائے بلار آپ سے بے حد محبت رکھتا تھا کالو جی جو آپ کے والد تھے کو بابا صاحب کو ڈانٹ ڈپٹ کرنے سے منع کرتا تھا چنانچہ مشہور واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ حضرت بابا نانک صاحب کے والد نے آپ کو کچھ روپے تجارت کیلئے دیئے بابا صاحب وہ روپے فقیروں میں تقسیم کر کے گھر آ گئے اس پر آپ کے والد صاحب بہت ناراض ہوئے جب رائے بلار کو معلوم ہوا تو اس نے کالو جی کو بلا کر کہا کہ "جب ہم نے تم کو حکم دے رکھا ہے کہ جو کچھ نانک خرچ کرے وہ تم میرے خزانہ سے لیا کرو لیکن اسکو کچھ نہ کہنا پھر نانک پر کیوں ناراض ہوتا ہے کیا کہوں تو نانک کا باپ ہے نہیں تو ابھی تجھ کو سزا دوں"

(تاریخ گورو خالصہ صفحہ ۶۳)

جنم ساکھی میں لکھا ہے نانک جی کو رائے نے بغل میں لیا اور پیشانی کو چوما۔

(جنم ساکھی بالا صفحہ ۳۵)

اسی طرح جنم ساکھی بتاتی ہے کہ رائے بلار نے کہا تھا کہ

"جب تک نانک بچہ ہے تب تک نانک جی کی خدمت ہم کریں گے آج سے لیکر نانک کو پوشاکیں ہم بنا کر دیں گے۔ اور اس کا خرچ بھی ہم سے لیا کرو .... جتنا تیرے گھر کا روپیہ نانک نے ضائع کیا ہے سو حساب کر کے مجھ سے لے لو"

(جنم ساکھی بالا صفحہ ۳۷)

رائے بلار کی مندرجہ بالا باتوں میں کس قدر نانک پیار نظر آتا ہے۔

بابا نانک صاحب اور نواب دولت خاں لودھی

سکھ مورخین کے بیان کے مطابق دولت خاں لودھی سلطان پور کے نواب تھے۔ یہ بھی نانک صاحب سے از حد محبت رکھتے تھے۔ نانک صاحب نے ان کی ملازمت اختیار کر لی اور مودی خانہ کے انچارج مقرر ہوئے

(جنم ساکھی بالا صفحہ ۷۹)

بابا نانک رح نے جب ملازمت چھوڑی اور یہ فیصلہ کیا کہ وہ لوگوں تک پیغام الٰہی پہنچائیں گے۔ تو نواب صاحب نے بڑے دکھ سے فرمایا کہ۔

"اے نانک میری بدقسمتی ہے کہ تیرے جیسا میرا اہلکار فقیر ہو گیا ہے"

(میکالف اتہاس صفحہ ۲۹)

میکالف صاحب کے قول کے مطابق نواب دولت خاں صاحب نے بابا صاحب کی سفارش پہ کئی لوگوں کو اپنے پاس نوکر رکھ لیا

(صفحہ ۲۵)

"تاریخ یہ بھی بتاتی ہے کہ بابا نانک صاحب کی شادی کے موقعہ پر نواب صاحب نے بہت سا سامان اور نقدی دی۔

ان تمام باتوں میں بھی نانک پیار کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے

نواب فیض طلب خاں اور سری گورو نانک صاحب رح۔

یہ نواب صاحب جوناگڑھ کے نواب تھے یہ بھی بابا صاحب سے بہت عقیدت رکھتے تھے۔ سردار گیانی گیان سنگھ صاحب لکھتے ہیں کہ:-

صفحہ ۱۴۷ بکرمی چیت کے مہینے میں آپ (یعنی بابا صاحب) جوناگڑھ وارد ہوئے نواب فیض طلب خاں نے بابا صاحب کا کلام سن کر اور خوش ہو کر آپ کی کھڑاؤں کو جو آج تک قاضی کے پاس دھرم شالہ میں رکھی ہیں بطور یادگار رکھ لیا........ اور نواب نے گاؤں اور شہر میں لنگر جاری کر رکھے ہیں۔"

(تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۲۹۳)

● — افغانستان کا حاکم اور بابا نانک صاحب:-

سکھ تاریخ بتاتی ہے کہ بابا صاحب سیر و سیاحت کرتے ہوئے اور پیغام الٰہی پہنچاتے ہوئے افغانستان بھی تشریف لے گئے۔ جب آپ وہاں پہنچے تو بقول گیانی گیان سنگھ صاحب وہاں کا حاکم آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت بابا صاحب سر سے ننگے تھے اس نے اپنا تاج بابا صاحب کی نظر کر دیا۔

(تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۵۵)

یہ کیسا نانک پیار ہے کہ ایک بادشاہ اپنا تاج بابا صاحب کی خدمت میں پیش کرتا ہے۔

● — شیخ فرید ثانی اور بابا نانک صاحب:-

شیخ فرید ثانی جس کو سکھ لٹریچر میں شیخ براہم کا نام بھی دیا گیا ہے ان کو بابا صاحب اور بابا صاحب کو ان سے بہت محبت تھی۔ مورخین بتاتے ہیں کہ آپ کی کئی مرتبہ بابا صاحب سے ملاقات ہوئی جنم ساکھی بھائی بالا سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک مرتبہ جب شیخ براہم بابا صاحب کو ملے تو بابا صاحب سے بڑی محبت سے کہا کہ:-

"بھائی صاحب آپ جیسے آج خدا ہم پہ مہربان ہوا ہے جو آپ کا دیدار ہوا تو دونوں نے دست بوسی کی اور بیٹھ گئے۔

(جنم ساکھی بالا صفحہ ۱۱۱)

ایک مرتبہ بابا صاحب نے فرید صاحب کے گلے لگ کر ایک شبد پڑھا جیسا کہ لکھا ہے کہ:-

آؤ بھینی گل ملیہ الک سہیلڑیاں
مل کر کرے کہانیا سمرتھ کنت کیاں،
ساچے صاحب سب گن
اوگن سب احیاں

(پوراتن جنم ساکھی صفحہ ۵۱)

یعنی بہنوں کی طرح گلے لگ کر خدا کو یاد کریں سب خوبیوں کا مالک وہ خدا ہے۔

اس واقعہ میں کیسا پیار جھلکتا ہے کہ بابا صاحب ایک مسلمان فقیر کو بہن کہہ کر گلے لگا رہے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بابا صاحب مسلمانوں کے ساتھ پیار اور محبت کرنے میں لطف و سرور محسوس کرتے تھے۔

● شہنشاہ بابر اور گورو بابا نانک صاحب۔

گورو نانک صاحب اور بابر ایک ہی وقت میں ہوئے ہیں سکھ مؤرخوں نے بابر بادشاہ اور بابا صاحب کی ملاقات کا بھی ذکر کیا ہے تاریخ بتاتی ہے کہ بابر بادشاہ نے باباجی کے کہنے پر ایمن آباد (سیدپور) کے تمام قیدی رہا کر دئے چنانچہ ایک سکھ ودوان لکھتے ہیں کہ:

بابر کے ساتھ گوروجی کے بہت سوال وجواب ہوئے جب اُس کو یقین ہو گیا کہ یہ کوئی ولی ہے تو کہنے لگا کہ آپ مجھ سے کچھ مانگ لیں اس پر گوروجی نے کہا کہ سب کے رازق کے بغیر کسی سے مانگنا فقیروں کا کام نہیں۔ بابر نے کہا کہ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں آپ کامل فقیر ہیں۔ میری حکومت کی کامیابی کے لئے دعا کرو گورو صاحب نے وعدہ کیا کہ اگر تو حکومت چاہتا ہے تو سب بے گناہ قیدیوں کو رہا کر دو .... یہ سن کر بابر نے قیدیوں کی رہائی کا حکم دیا.... اس کے بعد گورو صاحب کے ساتھ یہ اقرار کیا کہ۔

"میں انصاف و عدل کروں گا آپ کی گدی کی ہمیشہ عزت کرتا رہوں گا"

(اتہاس سکھ گورو صاحبان ص۹۹)

ایک ودوان نے بیان کیا کہ:

"بابر نے گورو نانک جی سے عہد کیا تھا کہ کسی گورو کے سکھ سے جزیہ نہیں لیا جائے گا اور مسلمانوں کے مساوی سلوک کیا جائے گا"۔

(اشیر پنجاب دہلی ۱۹ اپریل ۱۹۵۹ء)

یہ وہی بابر ہے جس کے بارہ میں آج فتنہ پیدا کرنے والے کٹر پنتھی لوگ یہ الزام دیتے ہیں کہ بابر نے مندر تڑوا کر مسجد بنوائی مندرجہ بالا تمام باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ بابر انتہائی نرم دل اور مذہبی بزرگوں کا احترام کرنے والا تھا۔

اس کے علاوہ اور بھی بہت سے مسلمان نوابوں اور بزرگوں سے باباجی کے بے حد پیار اور محبت کے تعلقات تھے۔

پیر جلال صاحب میاں مٹھان صاحب۔ پیر عبدالرحمٰن صاحب اُبارے خاں صاحب۔ شاہ شرف بابا بڈھن شاہ صاحب۔ میر سید حسن صاحب بھائی مردانہ وغیرہ۔

بھائی مردانے کے بارہ میں تو سکھ تاریخ بتاتی ہے کہ آپ نے اپنی ساری زندگی بابا صاحب کے ساتھ ہی گزار دی۔

پس ان تمام مسلمان بادشاہوں نوابوں۔ پیروں اور بزرگوں کا بابا صاحب سے بے حد پیار اور محبت اور بابا صاحب کا ان بزرگوں سے پیار و محبت بتاتا ہے کہ واقعی بابا صاحب مسلمان بزرگوں سے ہی ملاقات میں لذت محسوس کرتے تھے۔

اور اسلام سے بے حد عقیدت رکھتے تھے اسی وجہ سے آپ مکہ اور مدینہ بھی گئے اور اسی لئے آپ نے جابجا مسلمان اور اسلام کی تعریف کی ہے چنانچہ گورو گرنتھ صاحب میں بابا صاحب کی زبانی مسلم کی تعریف میں ایک مقام پر یوں لکھا ہے ؎

مسلمان کہاون مشکل جاں ہوئے
تاں مسلمان کہائے
اوّل اول دین کر میٹھا
مشکل مانان مال مساوے
ہوئے مسلم دین مہانے
مرن جیون کا بھرم چکاوے
رب کی رضائے منے سر
اوپر کرتا منے آپ گواوے
تو نانک سرب جہاں میں
رحمت ہوئے تاں مسلمان کہاوے

(محلہ ۱ صفحہ ۱۴۱ گرنتھ صاحب آد)

یعنی مسلمان کہلانا بہت مشکل ہے لیکن جہاں تک ممکن ہو سکے مسلمان ہی کہلائے پہلے دین کے ساتھ محبت کرے اور اپنی محنت کی کمائی سے اللہ کے راستے میں خرچ کرے۔ ہو جائے مسلمان دین کا ملاح یعنی محافظ اور زندگی اور موت کا بھرم مٹادے اللہ کی رضا کو مانے آپنے سر پہ خالق کو مانے اور اپنے آپ کو مرنے سے پہلے مارے نانک کہتا ہے کہ ہر ایک کے لئے رحمت بن جائے تو مسلمان کہلائے

بانی جماعت احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

"میں سکھ صاحبوں سے اس بات میں اتفاق رکھتا ہوں کہ بابا صاحب در حقیقت خدا تعالےٰ کے مقبول بندوں میں سے تھے اور ان لوگوں میں سے تھے جن پر الٰہی برکتیں نازل ہوتی ہیں اور خدا تعالےٰ کے ہاتھ سے صاف کئے جاتے ہیں۔ میں ان لوگوں کو شریر اور کمینہ سمجھتا ہوں جو ایسے بابرکت لوگوں کو توہین اور ناپاکی کے الفاظ سے یاد کریں"

(تبلیغ رسالت جلد ۱)

نیز فرماتے ہیں:

"اس میں کچھ شک نہیں ہو سکتا کہ بابا نانک ایک نیک اور برگزیدہ انسان تھا"

اور اُن لوگوں میں سے تھا جن کو خدائے عزّوجل اپنی محبت کا شربت پلاتا ہے"

(پیغام صلح ص۷)

پس ہم سب جو اپنے آپ کو حضرت بابا نانک جی کی طرف منسوب کرتے ہیں چاہیئے کہ آپس میں وہ محبت اور پیار پیدا کریں جو پیار باباجی پیدا کرنے آئے تھے اور آپسی نفرتیں بھلا کر آپس میں بہنوں کی طرح گلے مل جائیں

جیسے کہ شیخ فریدا اور بابا نانک گلے ملے تھے۔

محبت سب کے لئے
نفرت کسی سے نہیں

بقیہ صفحہ ۸ کالم ۳-۴ سے آگے

اس قدر کام اور محنت اور اس کے اوپر بے جا مخالفت کا بوجھ۔ ہمیشہ فرماتے کہ میں اسلام کا شیدائی ہوں۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوں۔ قرآن کے احکام کی بجا آوری کی کوشش کرتا ہوں اگر اس بات پر میری بیگم مجھے چھوڑ کر چلی گئیں تو کوئی غم نہیں۔ کیوں کہ میں اپنے رب کی رضا پر چلنا چاہتا ہوں۔ بس یہ دعا کیجئے کہ میری جان حقیقی اسلام یعنی احمدیت پر جائے۔ الحمد للہ اللہ نے ایسا ہی کیا اور ایسی موت دی کہ ہر مسلمان فخر و ناز کی نگاہ سے دیکھ رہا ہے۔

مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند۔ تہجد گزار۔ نفاست پسند۔ منکسر المزاج اور نہایت مخلص خادم دین تھے

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں جگہ عطا فرمائے آمین۔ اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے خاص طور سے مرحوم کے سعادت مند۔ سنجیدہ مزاج اکلوتے صاحبزادے عزیز شعیب سولجیہ صاحب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور احمدیت کا مخلص خادم بنائے ہر آن اپنی برکتوں اور رحمتوں کے سائے میں رکھے۔ آمین

خاکسار
(داؤد احمد بھٹی۔ لکھنؤ)

"خدا ایک پیارا خزانہ ہے اس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر قدم میں تمہارا مددگار ہے تم بغیر اسکے کچھ بھی نہیں اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کچھ چیز ہیں۔ غیر قوموں کی تقلید نہ کرو جو بکلّی اسباب پر گر گئی ہیں اور جیسے سانپ مٹی کھاتا ہے انہوں نے سفلی اسباب کی مٹی کھائی!"...

(کشتی نوح مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

اخبار "دعوت" دہلی کے نام ایک کھلا خط

بڑپورہ بھاگلپور
۱۹۹۲-۹-۹

محترمی ایڈیٹر صاحب "دعوت"!
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

بعد حمد وثنا عرض ہے کہ آپ کا اخبار "دعوت" مجریہ ۲۵ر اگست نظروں سے گزرا۔ اس شمارہ میں چند باتیں ایسی تھیں جو کہ میری خاص توجہ کا موجب بنیں۔

پہلی بات یہ کہ آپ نے اس شمارہ میں "پروٹوکول" بدنام یہودی زمانہ دستاویز کی سُرخی سے جو خبر چھاپی ہے وہ پُراز معلومات ہے اور میرے خیال میں کم سے کم مسلمانوں کے ہر طبقۂ فکر کو اس کا علم ہونا چاہیئے۔ ہاں ایک کمی کا احساس ضرور ہوا وہ یہ کہ اس خبر کے ساتھ ساتھ یہ معلومات بھی بہم پہنچانی چاہیئے تھی کہ آیا اس کتاب کا اب تک اردو ترجمہ ہوا یا کہ نہیں اگر ہوا تو بڑا ئے مہربانی آگاہ کرنے کی کوشش کریں گے نوازش ہوگی

دوسرا مضمون جو کہ غیر ذمہ دارانہ صحافت کو قابو میں رکھنے سے متعلق ہے کافی مدلل اور حق وصداقت پر مبنی ہے۔ اس میں آپ نے اس بات پر کافی زور دیا ہے کہ کوئی بھی خبر یا مضمون چھاپنے سے پہلے اخبار کو حق وصداقت کی جستجو کرنی چاہیئے۔ جیسا کہ اور اخباروں کے علاوہ انڈین ایکسپریس کا ذکر آپ نے خاص طور سے کیا ہے جس میں اخبار نویس نے اسلام کے خلاف سراسر بے انصافی ہے، بددیانتی، حق وصداقت سے کوسوں دور اور مسلمانوں کے دل آزاری کی بات کی ہے، قابلِ تحسین ہے۔

لیکن تیسرا مضمون جو کہ "عیسائی مسلمانوں کے بھیس میں" کی سرخی سے چھپا ہے اور حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام پر جو اس مضمون میں بے بنیاد، عقل وخرد سے دُور الزامات لگائے گئے ہیں۔ اور احمدیوں کی دل آزاری کی بات کی ہے آپ نے بغیر تحقیق کے انڈین ایکسپریس کی طرح یہ کس طرح چھاپ دیا۔ مانا کہ مضمون نگار کی آنکھوں پر تعصب اور ضد کی پٹی پڑی تھی اور علم وعقل سے بالکل خالی تھا۔ تو کیا آپ کو بھی اس کا علم نہیں ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ نے برہمو سماج آریہ سماج، عیسائی اور دیگر مذاہب کے مقابلہ میں کتنی زبردست کتابیں لکھی ہیں۔ کیا آپ کو محمد حسین صاحب بٹالوی کا وہ ریویو جو انہوں نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی کتاب براہین احمدیہ جلد اول پر کیا تھا۔ معلوم نہیں اسے آپ کے علم کے لئے پھر سے درج کر دیتا ہوں۔ انہوں نے لکھا تھا:

"ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانہ میں اور موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی۔ اور اس کا مولف اسلام کی مالی وجانی وقلمی ولسانی وحالی وقالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے کہ جس کی نظیر بہت ہی کم دیکھی جاتی ہے۔ ہمارے ان الفاظ کو اگر کوئی ایشیائی مبالغہ سمجھے تو ہم کو کم سے کم ایک ایسی کتاب بتادے جس میں جملہ فرقہائے مخالفین اسلام خصوصاً فرقہ آریہ و برہمو سماج سے اس زور وشور سے مقابلہ کیا گیا ہو اور دو چار ایسے اشخاص انصار اسلام کی نشاندہی کریں جنہوں نے اسلام کی نصرت مالی وجانی وقلمی ولسانی وغیرہ کے علاوہ حالی نصرت کا بھی بیڑہ اُٹھالیا ہو اور مخالفین اسلام اور منکرین الہام کے مقابلے میں اس مردانہ تحدی کے ساتھ یہ دعویٰ کیا ہو کہ جس کو وجودِ الہام کا شک ہو وہ ہمارے پاس آکر اس کا تجربہ ومشاہدہ کرے اور اس تجربہ ومشاہدہ کا غیر کو مزہ بھی چکھا دیا ہو۔ (اشاعۃ السنہ جلد ۶ نمبر ۲)

اس کے علاوہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کی وفات پر تنقید کی صورت میں ہی سہی لیکن حقیقت پسندی کا اعتراف کرتے ہوئے اُن بہت سی شخصیتوں میں سے اس جگہ صرف دو کی آراء کا ذکر کروں گا۔ اور یہ دو شخصیتیں ایسی پہاڑوں جیسی ہیں کہ شاید آصف صاحب ان کی گرد پا کو بھی نہیں پہنچ سکتے اور ان شخصیتوں کے قول سے مجھے یقین ہے کہ آصف صاحب میں اگر ایک رائی کے دانے کے برابر بھی حق وانصاف باقی ہوگا۔ اور خوفِ خدا رکھتے ہوں گے تو ان کو اندازہ ہو جائے گا کہ وہ کون تھا جو عیسائی اور آریہ اور دیگر مذاہب کے مقابلہ میں اسلام کی طرف سے سامنے آیا۔ اور وہ کون شیر کی طرح دھاڑتا تھا جس سے کلیسا کی دیواریں لرزہ بر اندام تھیں اور صنم کدوں کے پجاری حیران وششدر، وہ کون تھا جو ہمیشہ ایک فتح نصیب جرنیل کی طرح کامیاب وکامران ہوتا تھا اور اس کامیابی کو دیکھ کر سارے ادیان والے دم بخود تھے آیا کہ آصف صاحب کے کوئی پیر یا اُن کے کوئی عالم دین یا پھر وہی جنہیں آصف صاحب نے اپنے زعم میں یہ کہنے کی کوشش کی ہے: اس کے بعد غلام احمد قادیانی کو نبی بنایا ..... ورنہ غلام احمد کی بذاتِ خود کیا قابلیت تھی"

اب میں ان اشخاص میں سے سب سے پہلے حکیم الامت مولانا شاہ اشرف علی صاحب تھانوی قادری چشتی کے ترجمہ قرآن کے دیباچہ کا وہ اقتباس پیش کرتا ہوں۔ جسے دیوبندی عالم مولانا نور محمد صاحب نقشبندی چشتی نے ہندوستان میں ابتداء سے ایک زمانہ دراز تک مسلمانوں کے دین واسلام کی پابندی اور بہترین خیالات ذقابل قدر نمونے اور آخر میں خیالات کے فساد تفرقے وبدترین نمونے کے عنوان کے تحت لکھا ہے

" اسی زمانہ میں پادری لفرائے پادریوں کی ایک بہت بڑی جماعت لیکر اور حلف اٹھا کر ولائیت سے چلا کہ تھوڑے عرصہ میں تمام ہندوستان کو عیسائی بناؤں گا۔ ولائیت کے انگریزوں سے روپیہ کی بہت بڑی مدد اور آئندہ کی مدد کے مسلسل وعدوں کا اقرار لے کر ہندوستان میں داخل ہو کر بڑا تلاطم برپا کیا۔ اسلام کی سیرت واحکام پر جو اس کا حملہ ہوا وہ تو ناکام ثابت ہوا۔ کیونکہ احکام اسلام وسیرت رسولؐ اور احکام انبیاء بنی اسرائیل اور اُن کی سیرت جن پر اس کا ایمان تھا یکساں تھے، پس الزامی ونقلی وعقلی جوابوں سے ہار گیا مگر حضرت عیسیٰؑ کے آسمان پر بجسم خاکی زندہ موجود ہونے اور دوسرے انبیا کے زمین میں مدفون ہونے کا حملہ عوام کے لئے اس کے خیال میں کارگر ہوا۔ تب مولوی غلام احمد قادیانی کھڑے ہو گئے اور لفرائے اور اس کی جماعت سے کہا کہ عیسیٰؑ جس کا نام لیتے ہو دوسرے انسانوں کی طرح فوت ہو کر دفن ہو چکے ہیں اور جس عیسیٰؑ کے آنے کی خبر ہے وہ میں ہوں پس اگر تم سعادتمند ہو تو مجھ کو قبول کر لو۔ اس ترکیب سے اس نے لفرائے کو اسقدر تنگ کیا کہ اس کا اپنا پیچھا چھڑانا مشکل ہو گیا اور اس ترکیب سے اس نے ہندوستان سے لے کر ولائیت تک کے پادریوں کو شکست دے دی۔..... پادری لفرائے مع اپنی جماعت کے ہندوستان میں رہ کر بارہ سال تک مختلف مذاہب سے مناظرہ کرتا رہا۔ مولوی غلام احمد قادیانی نے تو اپنا پہلو بدل کر اس کو اور اس کی کل جماعتوں کو عاجز کر دیا مگر ہندو اس کے حملوں سے ......"

(دیباچہ قرآن مجید صفحہ ۳۰)

اس جگہ مولانا نور محمد نقشبندی نے گرچہ لفظ ترکیب کا استعمال کیا ہے لیکن مجھے اس سے غرض نہیں۔ میرا تو اصل مقصود یہ بتانا ہے کہ اس صلیب اور ہلال کی جنگ میں وہ کون تھا جو کامیاب ہوا کیا وہی جو عیسائیت کا پیروکار تھا یا آصف صاحب کے کوئی رہنما...!

اب میں دوسرا اقتباس اس شخصیت کا پیش کرتا ہوں جسے اللہ تعالیٰ نے دینی اور دنیاوی دونوں طرح کے علم سے سرفراز کیا تھا اور جن کی علمیت کے بارہ میں ہم جیسوں کا کچھ کہنا گویا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے اور آصف صاحب کی عقل کی جو اڑان ہے تو میرے خیال میں تو ان کی گرد کو بھی نہیں پا سکتی۔ وہ شخصیت ہے مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم کی جنہوں نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانیؑ کی رحلت پر ریویو کرتے ہوئے اخبار وکیل امرتسر میں لکھا تھا،

"وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو۔ وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی۔ جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار الجھے ہوئے تھے اور جس کی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں۔ وہ شخص جو مذہبی دنیا کے لیے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان رہا۔ جو شور قیامت ہو کے خفتگانِ خوابِ ہستی کو بیدار کرتا رہا خالی ہاتھ دنیا سے اُٹھ گیا..... مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رحلت اس قابل نہیں کہ اس سے سبق حاصل نہ کیا جاوے اور مٹانے کے لیے اسے امتدادِ زمانہ کے حوالہ کر کے صبر کر لیا جائے۔ ایسے لوگ جن سے مذہبی یا عقلی دنیا میں انقلاب پیدا ہو ہمیشہ دنیا میں نہیں آتے یہ

نازش فرزندان تاریخ بہت کم منظر عالم پر آتے ہیں اور جب آتے ہیں تو دنیا میں ایک انقلاب پیدا کرکے دکھا جاتے ہیں۔

آزاد کی یہ خصوصیت کہ وہ اسلام کے مخالفین کے برخلاف ایک فتح نصیب جرنیل کا فرض پورا کرتے رہے ہمیں مجبور کرتی ہے کہ اس احساس کا کھلم کھلا اعتراف کیا جاوے تاکہ وہ مہتم بالشان تحریک جس نے ہمارے دشمنوں کو عرصہ تک پست اور پامال بنائے رکھا آئندہ بھی جاری رہے۔

مرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابلہ پر ان سے ظہور پذیر یا قبول عام کی سند حاصل کر چکا ہے۔ اور اس خصوصیت میں وہ کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ اس لٹریچر کی قدر و عظمت آج جبکہ وہ اپنا کام پورا کر چکا ہے۔ ہمیں دل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے اس لئے کہ وہ وقت ہرگز لوح قلب سے نسیاً منسیاً نہیں ہو سکتا جبکہ اسلام مخالفین کی یورشوں میں گھر چکا تھا اور مسلمان جو حافظ حقیقی کی طرف سے عالم اسباب و وسائط میں حفاظت کا واسطہ ہو کر اس کی حفاظت پر مامور تھے اپنے قصوروں کی پاداش میں پڑے سسک رہے تھے اور اسلام کے لئے کچھ نہ کرتے تھے یا نہ کر سکتے تھے ایک طرف حملوں کے امتداد کی یہ حالت تھی کہ ساری مسیحی دنیا اسلام کی شمع عرفان حقیقی کو سد راہ منزل مزاحمت سمجھ کر مٹا دینا چاہتی تھی اور عقل و دولت کی زبردست طاقتیں اس حملہ آور کی پشت گری کے لئے ٹوٹی پڑتی تھیں، اور دوسری طرف ضعف مدافعت کا یہ عالم تھا کہ توپوں کے مقابلہ پر تیر بھی نہ تھے اور حملہ اور مدافعت دونوں کا قطعی وجود ہی نہ تھا .. کہ مسلمانوں کی طرف سے وہ مدافعت شروع ہوئی جس کا ایک حصہ مرزا صاحب کو حاصل ہوا۔ اس مدافعت نے نہ صرف عیسائیت کے اس ابتدائی اثر کے پرخچے اڑائے جو سلطنت کے سایہ میں ہونے کی وجہ سے حقیقت میں اس کی جان تھا اور ہزاروں لاکھوں مسلمان اس کے اس زیادہ خطرناک اور مستحق کامیاب حملہ کی زد سے بچ گئے بلکہ خود عیسائیت کا طلسم دھواں ہو کر اڑنے لگا......... غرض مرزا صاحب کی یہ خدمت آنے والی نسلوں کو گرانبار احسان رکھے گی کہ انہوں نے قلمی جہاد کرنے والوں کی پہلی صف میں شامل ہو کر اسلام کی طرف سے فرض مدافعت ادا کیا اور ایسا لٹریچر یادگار چھوڑا جو اس وقت تک کہ مسلمانوں کی رگوں میں زندہ خون رہے اور حمائیت اسلام کا جذبہ ان کے شعار قومی کا عنوان نظر آئے قائم رہے گا (اخبار "وکیل" امرتسر بابت ۱۹۰۸ء)

مذکورہ بالا ہر دو اقتباسات سے بخوبی یہ پتہ چلتا ہے کہ اس وقت کس طرح سے اسلام پر چہار طرف سے دنیا کے سبھی مذاہب کے ماننے والوں نے حملہ کیا ہوا تھا اور اسلام کے ماننے والے مسلمان کہلانے والے ایک لاچار اور بے بس شکار کی طرح اپنی آخری گھڑی سمجھ کر کسی غیبی طاقت کی مدد کے منتظر تھے اور اس کے لئے آہ و فغاں کر رہے تھے اور اس بات کے طلبگار تھے جو کہ شکاری کے بڑھتے ہوئے خونخوار پنجوں کو روک دے اس کے ناخنوں کے پرخچے اڑا دے۔ لیکن کوئی بھی نظر نہ آتا تھا اور جیسا کہ مرحوم ابوالکلام آزاد صاحب نے لکھا تھا ادیب کے مقابلہ تیر بھی نہ تھے"۔

انہیں ایام میں جبکہ اسلام مسلسل کس مپرسی کی حالت میں تھا عیسائیت علم و ہنر اور جدید فلسفہ لے کر جس کے ساتھ دولت و ثروت کے علاوہ حکومت کی پشت پناہی بھی تھی اور وہ بھی ایسی حکومت جس کی حکومت میں سورج غروب ہونے کو نہیں آتا تھا، اسلام پر ایک آخری حملہ اور کاری ضرب لگانے اور دنیا سے اسلام اور مسلمانوں کو مٹا دینے کے لئے تیار تھی اور اس میں اسے بہت دور تک کامیابی بھی ہو رہی تھی کیونکہ مسلمانوں کی ایک کثیر تعداد عیسائیت کی گود میں چلی جا رہی تھی اور یہی وجہ ہے کہ اس کامیابی سے جو دن دونی اور رات چوگنی ہو رہی تھی عیسائی پادریوں اور منادوں کے حوصلے اس قدر بلند ہو گئے تھے کہ وہ قاہرہ دمشق۔ لبنان وغیرہ کی فتح کے بعد خانہ کعبہ میں صلیب کی چمکار دیکھنے کے متمنی نظر آتے تھے اور یہ صرف ایک ضمنی بات نہیں ہے بلکہ اس کی حقیقت کا اندازہ امریکہ کے ایک پادری جان ہنری بیروز کی ان تقریروں سے لگایا جا سکتا ہے جو لیکچر بیروز کے نام سے مشہور ہے لہذا اس نے تقریر کرتے ہوئے کہا "... اب میں اسلامی ممالک میں عیسائیت کی روز افزوں ترقی کا ذکر کرتا ہوں، اس ترقی کے نتیجہ میں صلیب کی چمکار آج ایک طرف لبنان پر ضو افگن ہے تو دوسری طرف فارس کے پہاڑوں کی چوٹیاں اور باسفورس کا پانی اس کی چمکار سے جگمگ جگمگ کر رہا ہے یہ صورت حال ... پیش خیمہ ہے اس آنے والے انقلاب کا کہ جب قاہرہ، دمشق اور طہران کے شہر خداوند یسوع مسیح کے خدام سے آباد نظر آئیں گے۔ حتیٰ کہ صلیب کی چمکار صحرائے عرب کے سکوت کو چیرتی ہوئی وہاں بھی پہنچے گی۔ اس وقت خداوند یسوع اپنے شاگردوں کے ذریعہ مکہ کے شہر اور خاص کعبہ کے حرم میں داخل ہو گا۔ اور بالآخر وہاں اس حق و صداقت کی منادی کی جائے گی کہ ابدی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد اور یسوع مسیح کو جانیں جسے تو نے بھیجا" (لیکچر بیروز صـ۴۲)

اس وقت ہاں اسی وقت ایک دل جو اسلام کے لئے سچی محبت رکھتا تھا اور دین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر اپنا تن من اور دھن سب کچھ قربان کرنے کو تیار تھا اسلام کی اور مسلمانوں کی اس کس مپرسی کی حالت کو دیکھ کر خون کے آنسو رو رہا تھا اور اپنی خلوت گاہوں میں اللہ تعالیٰ کے حضور سربسجود اور دست بدعا تھا کہ خدایا اسلام کی اس ڈوبتی ہوئی کشتی کو بھنور سے نکال دے۔ لہذا قادر مطلق جس نے اس دین کو مکمل کیا تھا اور جس نے اپنے آخری صحیفہ کی حفاظت کی ذمہ داری لی ہوئی تھی نے اس دل کی سچی تڑپ کو دیکھا اور اس کی تضرعات کو سنا اور آخر کار اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا بیڑا اس کے حوالے کر دیا اور اسلام کا وہ شیر جب اپنی خلوت گاہوں سے باہر آکر گرجا تو اس کی گرج ہر چہار سمت سنی گئی چاہے وہ ایشیا ہو یا امریکہ، یورپ ہو یا افریقہ کا تاریک براعظم اس گرج کی وجہ سے عیسائی دنیا میں ایک ہلچل سی مچ گئی۔ ان کے لبوں کی جنبش سے صلیب ٹوٹنے لگی۔ ایک طرف عیسائیت کی یہ حالت تھی تو دوسری طرف صنم کدہ کے پجاری دم بخود تھے کہ آخر یہ ہوا کیا ہے۔

لیکن جہاں ایک طرف طاغوتی طاقت کی یہ حالت تھی تو دوسری طرف اس زمین پر آباد ہر وہ معصوم تیر ند پرند اس نئی آواز کو سن کر کان کھڑے کرنے لگے اور عیسائی دنیا کے ہر طبقہ و فکر سے تعلق رکھنے والے اپنی قوم کو آگاہ اور ہوشیار کرنے لگے لہذا ایک عیسائی مصنف ایس، جی ولیم سن پروفیسر غانا یونیورسٹی کالج اپنی کتاب CHRIST OR MOHAMMAD میں لکھتا ہے:-

"غانا کے شمالی حصہ میں رومن کیتھولک کے سوا عیسائیت کے تمام اہم فرقوں نے محمدؐ کے پیروؤں کے لئے میدان خالی کر دیا ہے۔ اشانتی اور گولڈ کوسٹ کے جنوبی حصوں میں عیسائیت آج کل ترقی کر رہی ہے لیکن جنوب کے بعض حصوں میں خصوصاً ساحل کے ساتھ ساتھ احمدیہ جماعت کو عظیم الشان فتوحات حاصل ہو رہی ہیں یہ خوش کن توقع کہ گولڈ کوسٹ جلد ہی عیسائی بن جائیگا اب معرض خطر میں ہے اور یہ خطرہ ہمارے خیال کی وسعتوں سے کہیں زیادہ عظیم ہے کیونکہ تعلیم یافتہ نوجوانوں کی ایک خاصی تعداد احمدیت کی طرف کھنچی چلی جا رہی ہے اور یقیناً (یہ صورت حال) عیسائیت کے لئے ایک کھلا چیلنج ہے۔ تاہم یہ فیصلہ ابھی باقی ہے کہ آئندہ افریقہ میں ہلال کا غلبہ ہوگا یا صلیب کا۔"

پھر جب ہالینڈ میں مسجد بنی اور اس مسجد کا افتتاح جماعت احمدیہ کے خلیفہ نے کیا تو اس ملک کے مختلف شہروں کے پانچ اخبارات نے زیر عنوان "اسلامی ہلال یورپ کے افق پر سوالیہ نشان دے کر لکھا۔ یورپ کا نوجوان طبقہ عیسائیت سے کچھ بیزار ہو رہا ہے اور اس کے نتیجہ میں وہ کسی بھی دوسری چیز کو قبول کرنے کے لئے آمادہ ہو جاتا ہے۔ دوسری طرف اسلام یورپ میں اتحاد کا علم لئے ہوئے ہے اور یہ نوجوان ادھر مائل ہو رہے ہیں۔ اس بہاؤ کو روکنے کے لئے اور اس تبلیغ کے اثرات کو تھامنے کے لئے جس کا سب سے بڑا اور طاقتور انجن جماعت احمدیہ ہے۔ ہمیں ان کی راہ میں ایک مضبوط ستون گاڑنا ہوگا۔"

محترم! مسلمانوں کے ہر دو بزرگوں کے اقتباسات نیز عیسائی دنیا کی پریشانی اور بے چینی کے بعد بھی جو کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانیؑ کے قلمی جہاد کے نتیجہ میں رونما ہوا کیا اب بھی آپ کو حضرت مرزا غلام احمد صاحبؑ قادیانی وہی نظر آتے ہیں جو آپ نے بہ عنوان "عیسائی مسلمانوں کے بھیس میں" لکھا ہے۔

محترمی ایڈیٹر صاحب! مجھے امید ہے آپ اس تردید کو ضرور اپنے اخبار میں جگہ دیں گے اور جلد سے جلد چھاپنے کی کوشش کریں گے ایسا نہ ہو کہ آپ بھی وہی کریں جو دیگر اخبارات کرتے رہتے ہیں اور جیسا کہ آپ نے اپنے ایڈیٹوریل میں لکھا ہے۔

(باقی صفحہ ۱۵ پر)

مدلل و مسکت جوابات

قسط نمبر ۱۲

راہِ ھُدیٰ

تحریر ——— ایم کے خالد

دیو بندی عالم محمد یوسف صاحب لدھیانوی کے رسالہ "قادیانیوں کو دعوت اسلام" کے جواب میں۔

(ادارہ)

"عقیدہ نمبر ۱۷"

اس عنوان کے تحت لدھیانوی صاحب لکھتے ہیں :۔

"مسلمانوں کے نزدیک محمد عربیؐ کا لایا ہوا قرآن معجزہ ہے اور قادیانیوں کے نزدیک مرزا صاحب کی وحی کے علاوہ ان کی تصنیف "اعجاز احمدی" اور اعجاز المسیح معجزہ ہے"۔

(صفحہ ۲۱)

لدھیانوی صاحب یہ تاثر دینے کی کوشش کر رہے ہیں کہ احمدی محمد عربیؐ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والے قرآن کریم کو معجزہ تسلیم نہیں کرتے یا پھر قرآن کریم کے مقابل پہ اپنا ایک الگ معجزہ بنا رکھا ہے۔ یہ دونوں الزامات سراسر بہتان طرازی ہے۔ سچائی سے اس کا کوئی بھی واسطہ نہیں ان دونوں الزامات میں مولوی صاحب نے سخت بہتان طرازی سے کام لیا ہے۔ حقیقت سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

یاد رہے کہ حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام قرآن کریم کے معجزہ ہونے کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں :

"جاننا چاہیئے کہ کھلا کھلا اعجاز قرآن شریف کا جو ہر ایک قوم اور ہر ایک اہل زبان پر روشن ہو سکتا ہے جس کو پیش کر کے ہم ہر ایک ملک کے آدمی کو خواہ ہندی ہو یا پارسی یا یورپین یا امریکن یا کسی اور ملک کا ہو ملزم و ساکت و لاجواب کر سکتے ہیں۔ وہ غیر محدود معارف و حقائق و علوم حکمیہ قرآنیہ ہیں جو ہر زمانہ میں اس زمانہ کی حاجت کے موافق کھلتے جاتے ہیں۔ اور ہر ایک زمانہ کے خیالات کا مقابلہ کرنے کے لئے مسلح سپاہیوں کی طرح کھڑے ہیں اگر قرآن شریف اپنے حقائق و دقائق کے لحاظ سے ایک محدود چیز ہوتی تو ہرگز وہ معجزہ تامہ نہیں ٹھہر سکتا تھا...... کھلا کھلا اعجاز اس کا تو یہی ہے کہ وہ غیر محدود معارف و دقائق اپنے اندر رکھتا ہے......

یقیناً یاد رکھو کہ قرآن شریف میں غیر محدود معارف و حقائق کا اعجاز ایسا کامل اعجاز ہے جس نے ہر ایک زمانہ میں تلوار سے زیادہ کام کیا ہے اور ہر ایک زمانہ اپنی نئی حالت کے ساتھ جو کچھ شبہات پیش کرتا ہے یا جس قسم کے اعلیٰ معارف کا دعویٰ کرتا ہے اس کی پوری مدافعت اور پورا الزام اور پورا پورا مقابلہ قرآن شریف میں موجود ہے"

(ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۵ تا ۳۱۰، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۲۵۵ تا ۲۵۷)

نیز فرماتے ہیں :۔

"ہماری طرف سے یہ دعویٰ ہے جس کو ہم بمقابل ہر ایک فریق کے ثابت کرنے کو تیار ہیں کہ وحی قرآنی اپنی تعلیم اور اپنے معارف اور برکات اور علوم میں ہر ایک وحی سے اقویٰ و اعلیٰ ہے"

(سرمہ چشم آریہ روحانی خزائن جلد ۲ حاشیہ صفحہ ۲۴۸)

مزید فرمایا :۔

"فی الحقیقت قرآن شریف اپنے معارف اور حکمتوں اور پر برکت تاثیروں اور بلاغتوں میں اس حد تک پہنچا ہوا ہے جس تک پہنچنے سے انسانی طاقتیں عاجز ہیں اور جس کا مقابلہ کوئی بشر نہیں کر سکتا اور نہ کوئی دوسری کتاب کر سکتی ہے"

(سرمہ چشم آریہ حاشیہ صفحہ ۲۴۸، روحانی خزائن جلد نمبر ۲ صفحہ ۲۴۸)

ان تحریرات کو پڑھ کر ہر ایک پر یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحبؑ کو اعجاز المسیح یا اعجاز احمدی کے طور پہ یا کسی اور رنگ میں اگر کوئی اعجاز عطا ہوا ہے تو وہ یقیناً اور بلا شبہ قرآن کریم کی برکت سے ہی ملا ہے نہ کہ اس سے الگ اور آزاد نہ طور پہ۔ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے نزدیک دراصل یہ اعجاز قرآن کا اعجاز ہے۔ اور دنیا پر قرآن کریم کی حقانیت ثابت کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن سے محبت کرنے والوں کو اعجاز عطا فرمایا ہے۔ اب ہم حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی اس عبارت کو ہدیہ قارئین کرتے ہیں جو اس ضمن میں حرف آخر ہے۔

فرمایا :

"قرآن شریف کی زبردست طاقتوں میں سے ایک یہ طاقت ہے کہ اس کی پیروی کرنے والے کو معجزات اور خوارق دیئے جاتے ہیں اور وہ اس کثرت سے ہوتے ہیں کہ دنیا ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی"

(مضمون منسلکہ چشمہ معرفت صفحہ ۴، روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۴۰۹)

لدھیانوی صاحب یہ تاثر دے رہے ہیں کہ احمدی قرآن کریم کے مقابلہ میں اعجاز احمدی اور اعجاز المسیح کو بطور نشان پیش کرتے ہیں۔ یہ ان کا اسی طرح کا صریح جھوٹ ہے جس کا نمونہ وہ اپنے اس رسالہ میں بارہا دکھا چکے ہیں حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے اپنے اس نشان کو قرآن کریم کے بالمقابل ہرگز قرار نہیں دیا بلکہ آپؑ فرماتے ہیں :

"ہمارا تو یہ دعویٰ ہے کہ معجزہ کے طور پر خدا تعالیٰ کی تائید سے اس انشاء پردازی کی ہمیں طاقت ملی ہے تا معارف و حقائق قرآنی کو اس پیرایہ میں بھی دنیا پر ظاہر کریں اور وہ بلاغت جو ایک بے ہودہ اور لغو طور پر اسلام میں رائج ہو گئی تھی اس کو کلام الٰہی کا خادم بنایا جائے"

(نزول المسیح صفحہ ۵۹ روحانی خزائن جلد نمبر ۱۸ صفحہ ۴۳۷)

ایک اور جگہ فرمایا :

"میں قرآن شریف کے معجزہ کے ظل پر عربی بلاغت و فصاحت کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کر سکے"

(ضرورۃ الامام صفحہ ۲۵ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۴۹۶)

قرآن کریم کی برکت سے اور قرآن شریف کے معجزہ کے ظل کے طور پر اللہ تعالیٰ سے حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام کو عربی زبان میں انشاء پردازی کی جو طاقت ملی اس کے نتیجہ میں آپ نے معارف و حقائق قرآنی بیان کرنے کے لئے عربی زبان میں دو درجن کے قریب فصیح و بلیغ کتابیں لکھیں اور اپنے مخالفین کے سامنے انہیں انعامی چیلنج کے طور پہ پیش فرمایا۔ اعجاز المسیح کا جواب لکھنے پر مبلغ ۔/۵۰۰ روپے اور اعجاز احمدی کا جواب لکھنے کے لئے مبلغ دس ہزار روپیہ انعام مقرر فرمایا۔ مگر اس بھاری انعامی رقوم کی پیشکش کے باوجود لدھیانوی صاحب کے بزرگوں سمیت کسی بھی مخالف کو خدا تعالیٰ نے ان کا جواب لکھنے کی توفیق نہ دی۔

لدھیانوی صاحب نصرت الٰہی کے اس نشان سے فائدہ اٹھانے کی بجائے اس پر یہ کہہ کر اعتراض کر رہے ہیں کہ اس معجزہ کے ذریعہ جماعت احمدیہ قرآن کریم کی معجزانہ شان کا انکار کر رہی ہے۔ یہ جو سراسر بہتان ہے۔ گذشتہ صفحات میں آپ اس کی تفصیل پڑھ چکے ہیں۔

حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام تو عشق قرآن میں اور قرآن کریم کے حقائق و معارف بیان کرنے کے لحاظ سے دنیا میں عالمگیر شہرت پا گئے ہیں۔ کوئی شریف النفس انسان جو آپؑ کی نظم و نثر کا مطالعہ کرتا ہو۔ آپؑ کے قرآن سے عشق اور محبت اور عزت سے متاثر ہوئے بغیر رہ نہیں سکتا۔ جیسی مدح سرائی قرآن کریم کی آپؑ نے کی ہے اگر کسی مولوی نے اس کا عشر عشیر بھی کیا ہو تو لدھیانوی صاحب نکال کر دکھائیں۔ ایک طرف حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام کی قرآن کریم کے بارے میں مدح سرائی رکھ لیں اور دوسری طرف اپنے پیروں اور مرشدوں کی قرآن کی مدح سرائی رکھ لیں پھر دیکھیں کون مدح سرائی میں بڑھا ہوا ہے۔ حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام کی نظم و نثر سے چند نمونے ہم یہاں بھی پیش کرتے ہیں :

حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

جمال و حسن قرآں نور جان ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے
نظیر اس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلام پاک رحماں ہے

بہار جاوداں پیدا ہے اس کی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس ساکوئی بستا ہے
کلام پاک یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہر گز
اگر لولوئے عماں ہے وگر لعل بدخشاں ہے

(براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۱۸۳ مطبوعہ ۱۸۸۲ء، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۱۹۸ تا ۲۰۰)

پھر فرماتے ہیں ؎

نور فرقاں ہے جو سب نوروں سے اَجلیٰ نکلا
پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا
حق کی توحید کا مرجھا ہی چلا تھا پودا
ناگہاں غیب سے یہ چشمۂ اصفیٰ نکلا
یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا
سب جہاں چھان چکے ساری دکانیں دیکھیں
مئے عرفاں کا یہی ایک ہی شیشہ نکلا
کس سے اس نور کی ممکن ہو جہاں میں تشبیہ
وہ تو ہر بات میں ہر وصف میں یکتا نکلا

(براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۲۷۴ بار اول مطبوعہ ۱۸۸۲ء روحانی خزائن جلد اول صفحہ ۳۰۵)

مزید فرمایا ؎

تو نے سکھایا فرقاں جو ہے مدار ایماں
جس سے ملے ہے عرفاں اور دور ہووے شیطاں
یہ سب ہے تیرا احساں تجھ پر نثار ہو جاں
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ
قرآں کتاب رحماں سکھلائے راہ عرفاں
جو اس کو پڑھنے والے ان پر خدا کے فیضاں
ان پر خدا کی رحمت جو اس پہ لائے ایماں
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ
ہے چشمۂ ہدایت جس کو ہو یہ عنایت
یہ ہیں خدا کی باتیں ان سے ملے ولایت
یہ نور دل کو بخشے دل میں کرے سرایت
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

(محمود کی آمین مطبوعہ ۱۸۹۷ء روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۳۲۲ تا ۳۲۴)

پھر فرمایا ؎

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ میرا یہی ہے

(قادیان کے آریہ اور ہم صفحہ ۵۵ مطبوعہ ۱۹۰۷ء روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۵۷)

مزید فرماتے ہیں ؎

وہ روشنی جو پاتے ہیں ہم اس کتاب میں
ہوگی نہیں کبھی وہ ہزار آفتاب میں
قرآں خدا نما ہے خدا کا کلام ہے
بے اس کے معرفت کا چمن ناتمام ہے

(براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۲)

فرماتے ہیں:

"ہماری طرف سے یہ دعویٰ ہے جس کو ہم بالمقابل ہر ایک فریق کے ثابت کرنے کو تیار ہیں کہ وحی قرآنی اپنی تعلیم اور اپنے معارف اور برکات اور علوم میں ہر ایک وحی سے اقویٰ و اعلیٰ ہے۔"

(سرمہ چشم آریہ حاشیہ صفحہ ۱۸۵، صفحہ ۱۸۶ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۲۳۸ حاشیہ)

مزید بیان فرمایا:

"میرا دل اس یقین سے بھرا ہوا ہے کہ اللہ تعالےٰ کا کلام قرآن شریف تمام برکات و فیضہ کا مجموعہ ہے"

(سرمہ چشم آریہ روحانی خزائن جلد نمبر ۲ صفحہ ۱۸۸)

پھر فرمایا:

"بلا شبہ قرآن شریف کا کلام بلاغت اور حکمت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طاقت ذہنی سے بہت بلند بلکہ تمام مخلوقات کی طاقت سے برتر و اعلیٰ ہے اور بجز علیم مطلق اور قادر کامل کے اور کسی سے وہ کلام بن نہیں سکتا"

(فتح اسلام صفحہ ۲۲ حاشیہ روحانی خزائن جلد نمبر ۳ صفحہ ۲۲)

فرمایا:

"میں اپنے دل کو قرآن کریم اور اس کے دقائق، معارف اور نکات کی طرف مائل پاتا تھا۔ قرآن نے مجھے محبت کی وجہ سے اپنا لٹو بنا لیا ہے اور میں نے دیکھا ہے کہ وہ مجھے مختلف اقسام کے معارف اور قسم قسم کے پھل دیتا ہے جو کبھی بھی ختم نہیں ہونگے اور نہ انہیں مجھ سے ہٹایا جائے گا اور میں نے دیکھا ہے کہ قرآن کریم ایمان کو مضبوط کرتا اور یقین میں زیادتی کرتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی قسم وہ ایک لاثانی موتی ہے اس کا ظاہر بھی نور ہے اور اس کا باطن بھی نور ہے اور اس کے ہر لفظ اور کلمہ میں نور ہے وہ ایک روحانی جنت ہے جس کے خوشے نہایت قریب ہیں اور اس کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ ہر ثمر سعادت اس میں پایا جاتا ہے اور (جرأت ایمان کے لئے) ہر شعلہ اس سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اس کے سوا محض خشک کانٹوں پر ہاتھ مارنا ہے۔ اس کے فیض کے گھاٹ نہایت خوشگوار ہیں۔ پس پینے والوں کو مبارک ہو میرے اندر اس کے ایسے نور ڈالے گئے ہیں کہ انہیں کسی اور طریق سے حاصل کرنا میرے لئے مشکل تھا اور اللہ تعالےٰ کی قسم اگر قرآن کریم نہ ہوتا تو میری زندگی کا کوئی مزہ نہ ہوتا میں نے اس کے حسن کو ہزاروں یوسفوں سے زیادہ دیکھا ہے پس میں اس کی طرف انتہائی طور پر مائل ہو گیا اور وہ میرے دل میں گھر کر گیا ہے۔ اس نے مجھے اس طرح پرورش کیا ہے جیسے رحم میں بچّہ کی پرورش کی جاتی ہے اس کا میرے دل پر عجیب اثر ہے اس کے حسن نے مجھے پھسلا لیا ہے۔ اور میں نے کشف میں دیکھا ہے کہ "حظیرۃ القدس" قرآن کریم کے پانی کے ساتھ سیراب کیا جاتا ہے۔ اور وہ یعنی قرآن کریم زندگی کے پانی کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے۔ جس نے اس سے پانی پی لیا وہ نہ صرف خود زندہ رہے گا بلکہ وہ اوروں کی زندگی کا بھی موجب ہوگا اور اللہ تعالےٰ کی قسم اس کا چہرہ ہر شے سے زیادہ خوبصورت ہے وہ ایک ایسا چہرہ ہے جسے خوبصورتی کے سانچہ میں ڈالا گیا ہے اور کمال حسن کا جبہ پہنایا گیا ہے اور یقیناً میں اسے خوبصورت اور موزوں قد نوجوانوں کی طرح پاتا ہوں جس کے رخسار دراز اور ملائم ہوں اور اسے متناسب اعضاء سے حصّہ وافر عطا ہوا اور اس پر ہر ملاحت اور ہر نور مکمل طور پر پورا ہو چکا ہو وہ ایک پاکیزہ اور خوبصورت نوجوان کی طرح ہے جسے ہر اس پسندیدہ اعتدال اور چنیدہ ملاحت سے پورا پورا حصّہ دیا گیا ہے جس کی کسی محبوب کے لئے ضرورت ہے۔ جیسے آنکھوں کا سیاہ ہونا۔ کشادہ ابرو ہونا۔ رخساروں کا بھرا ہوا ہونا۔ کمر کا نازک ہونا۔ دانتوں کی آبداری۔ لبوں میں فاصلہ۔ ناک کی بلندی۔ نیم وا مخمور آنکھیں۔ پوروں کی نزاکت۔ مزین زلف اور ہر وہ چیز جو دلوں کو موہ لے۔ آنکھوں کو سرور بخشے اور کسی حسین میں اچھی معلوم ہو۔

قرآن کریم کے علاوہ باقی تمام کتب ناقص روح کی طرح ہیں یا وہ اس لوتھڑے کی مانند ہیں جو نامکمل ہونے کی صورت میں گر گیا ہو۔ اگر آنکھ ہے تو ناک نہیں اور اگر ناک ہے تو آنکھ نہیں۔ اور تو دیکھے گا کہ ان کے چہرے مکروہ اور بے رونق ہیں اور ان میں ویرانی پائی جاتی ہے ان کی مثال اس عورت کی سی ہے کہ جس کے چہرہ سے اس کی اوڑھنی اور برقع ہٹایا جائے تو وہ انتہائی بدصورت نظر آئے۔ اس کی آنکھیں گلی ہوئی ہوں اس کے رخسار داغدار ہوں اور اس کے سر کے بال اڑے ہوئے ہوں اس کے دانتوں پر میل جمی ہوئی ہو۔ اس کا گلاب پھول کا سا چہرہ مرجھایا ہوا ہو اس کے مُنہ کی نفیس ہوا دھوئیں میں بدل گئی ہو۔ اس کے چودھویں رات کے چاند کی روشنی میں کمی آگئی ہو اور وہ پھٹ گیا ہو اس کی شعاع دھوئیں میں بدل گئی ہو۔ اس کے سر کے بال بالکل سفید ہو گئے ہوں اور وہ ایک گلے سڑے اور بدبودار مردار کی طرح ہو جس کے سونگھنے سے لوگوں کو تکلیف پہنچتی ہو۔ اور وہ آنکھوں کے سرور کو ختم کر دیتا ہو اور اس کے گھر والے اپنی رسوائی کی وجہ سے آنسو بہاتے ہوں اور پاک و صاف لوگ اس بات کی تمنا کرتے ہوں کہ اسے مٹی میں دبا دیں یا اسے اپنے سے دور کر کے اسفل السافلین میں پھینک دیں الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ اس نے مجھے قرآن کریم کے انوار سے وافر حصّہ دیا ہے اور اس کے موتیوں سے میرے فقر کو دور کر دیا ہے۔ اس نے مجھے اس کے پھلوں سے سیر کر دیا ہے مجھے ظاہری اور باطنی نعماء سے نوازا ہے اور مجھے اپنی طرف جذب کر لیا ہے۔ میں جوان تھا اب میں بوڑھا ہو گیا ہوں اور میری یہ حالت رہی ہے کہ جب کبھی میں نے کسی دروازہ کو کھولنا چاہا وہ میں نے کھول لیا۔ اور جب مجھے کسی نعمت کی ضرورت محسوس ہوئی وہ مجھے عطا کی گئی اور جب بھی میں نے کسی امر پر سے پردہ ہٹانا چاہا تو وہ میں نے ہٹا لیا اور جب بھی میں نے تضرع سے دعا کی وہ قبول ہوئی۔ اور یہ سب کچھ میری اس محبت کی وجہ سے ہے جو مجھے قرآن کریم اور اپنے آقا اور امام سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے"۔

(ترجمہ از عربی عبارت آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۴۵ تا ۵۴۷)

(باقی آئندہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو۔ کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے"۔

(کشتی نوح)

تبلیغی و تربیتی مساعی

پورٹ بلیئر (انڈیمان) میں تبلیغی پروگرام

امسال اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میلاد النبیؐ کے موقعہ پر جماعت احمدیہ پورٹ بلیئر کی طرف سے ایک تبلیغی پروگرام مرتب کیا گیا۔ جس میں خاکسار نے ایک مضمون بعنوان "میلاد النبیؐ کے مبارک موقعہ پر ایک پاکیزہ تحفہ" تیار کیا۔ اس کا انگریزی ترجمہ مکرم ٹی۔ پی۔ محمد طاہر صاحب سابق صدر پورٹ بلیئر نے کیا۔ اس مضمون میں بائیبل اور وید سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں پیشگوئیاں غیر مسلم مفکرین کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں آراء۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے بعض اقتباسات دیئے گئے۔ اس مضمون کو انگریزی زبان میں شائع کرکے ہندو۔ مسلم اور عیسائی سینکڑوں تعلیم یافتہ افراد تک پہنچایا گیا۔ اس فولڈر کو تقسیم کرنے کے لئے خدام اور انصار صبح سے ہی نکل گئے۔ اور پورٹ بلیئر کے مختلف علاقوں بالخصوص گورنمنٹ آفیسران کی کالونیوں میں گھر گھر جاکر یہ فولڈر پہنچایا۔ دوسرے روز گورنمنٹ دفاتر میں بھی جاکر بعض خدام نے اس کو تقسیم کیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کا بہت اچھا اثر رہا۔

جلسہ سیرۃ النبیؐ احمدیہ مسجد میں ۱۳/۹/۹۲ کو منعقد ہوا۔ جلسہ کے اختتام پر شیرینی بھی تقسیم کی گئی۔ ایک نوجوان کو بیعت کرنے کی سعادت ملی۔

● ماہ ستمبر میں یہاں کے ایک مشہور اخبار SENTINEL میں جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف، اور مقصد خاکسار نے شائع کروایا۔

● دوران ماہ خاکسار نے جماعت کے تعاون سے انڈیمان کے سات اخبارات میں لندن کانفرنس کی خبریں شائع کروائیں۔ بعض اخبارات نے کافی بڑی بڑی خبریں شائع کیں۔ اور خدا کے فضل سے بہت اہمیت دی۔ ان اخبارات کے نام ہیں:—

(۱) THE LIGHT OF ANDAMANS — (۲) SENTINEL
(۳) ANDAMAN WAVE — (۴) ANDAMAN TIMES
(۵) THE EPARAYATTUM تامل — (۶) ANDAMAN MURSARU
تامل — (۷) ANDAMAN HERALD

۲۶/۹/۹۲ کو خاکسار اور مکرم غلام احمد صاحب احمدی نے منار گھاٹ کا تبلیغی و تربیتی دورہ کیا۔

۳۰/۹/۹۲ کو خاکسار اور مکرم عبد الحکیم صاحب نے لٹل انڈیمان کا تبلیغی و تربیتی دورہ کیا۔ اس میں لٹل انڈیمان کی تعمیر مسجد کے سلسلہ میں مشورہ اور زمین کی صفائی کے انتظام کے علاوہ کئی دوستوں سے ملاقات کرکے پیغام حق پہنچایا۔ اور لٹریچر دیا گیا۔ مسجد کے لئے مکرم ابوبکر صاحب نے ایک پلاٹ لب سڑک عنایت فرمایا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت اس مسجد کی تعمیر کی منظوری عنایت فرمادی ہے۔ (جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء)

(خاکسار تنویر احمد خادم گیانی مبلغ پورٹ بلیئر)

درخواست ہائے دعا

● محترمہ پی۔ کے پاتشاہ صاحبہ آف کڈلائی جماعت کی دو بچیاں عزیزہ رشانہ و عزیزہ رشوبہ بیمار ہیں۔ ان کی مکمل صحت و سلامتی و درازئ عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ناظم وقف جدید قادیان)

● خاکسار کی خوشدامن صاحبہ پر فالج کا حملہ ہوا ہے۔ کامل شفایابی کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (عبد القادر شیخ نمائندہ بدر یادگیر)

● خاکسار کے بڑے بھائی مکرم بشیر احمد صاحب کا پیٹ کے پھول جانے اور انتڑیوں کی خرابی کی وجہ سے پہلے آپریشن کی ناکامی کے بعد دوسرا آپریشن بھی ہوچکا ہے مگر بیماری اور تکلیف میں کوئی افاقہ نہیں ہے جس کی وجہ سے بعد پریشانی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے معجزانہ طور پر شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ قارئین بدر سے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔

(رفیق احمد طارق مبلغ سلسلہ مقیم جموں)

● مکرم ڈاکٹر محمد شفیع صاحب آف بانڈی پورہ کشمیر اپنے بیٹے ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے نیز روزگار میں استقلال کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (اعجاز احمد)

ولادت مورخہ ۱۵/۱۰/۹۲ کو اللہ تعالیٰ نے مکرم عبد القدیر صاحب جیننا کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کے نیک، صالح اور خادم دین ہونے کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (عبد القادر شیخ نمائندہ بدر یادگیر)

محبت اور امن کا سفیر حضرت بابا نانکؒ — بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

"جس شخص کو باوا نانک صاحبؒ کے سوانح سے اطلاع ہوگی اس کو معلوم ہوگا کہ یہ وہی مرد خدا ہے جس نے دنیا داری کے ہزاروں پردوں کو پھاڑ کر اور بے جا رسموں کی بندشوں کو توڑ کر خدا کو اختیار کیا تھا۔ اس کے کلام اور اس کے ہر ایک فقرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بلاشبہ وہ اُن لوگوں میں سے ہے جن کو خدا اپنے ہاتھ سے صاف کرتا ہے اور جن کے دلوں کو دنیا سے بیزار کرکے اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ اور جن کے سینوں میں وہ اپنی محبت کی آگ رکھ دیتا ہے"

(چشمۂ معرفت صفحہ ۳۵۰-۳۵۱)

(محمد نسیم خان)

اخبار "دعوت" کے نام کھلا خط — بقیہ صفحہ (۱۱)

"یہ اخبارات دوسری بد دیانتی یہ کرتے ہیں کہ جوابی بیانات اور مراسلے شائع نہیں کرتے جبکہ اُن میں بے بنیاد باتوں کی مدلل تردید اور صحیح صورت حال بیان کی گئی ہوتی ہے۔ گویا اخبارات نے شخصیات اور دوسروں کے دین کی کردار کُشی کی کھلی آزادی تو دے رکھی ہے لیکن دوسروں کو صحیح معلومات پیش کرنے کا حق بھی دینے کو تیار نہیں"

مجھے اُمید ہے کہ آپ خدا کے اس قول کے مصداق نہ بنیں گے "كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ" (سورۃ الصف: ع ۱)

فقط والسلام
محمد شمیم الدین بی۔ اے۔ بی۔ ایل
بھاگلپور (بہار)

وزیر ترقیات پنجاب سردار اُمراؤ سنگھ صاحب کی خدمت میں قرآن مجید و دیگر جماعتی لٹریچر کا تحفہ

موضع فیض اللہ چک ضلع گورداسپور میں مورخہ ۲۳ تا ۲۵ اکتوبر کو بلاک سطح پر ایک فٹ بال ٹورنامنٹ کا انعقاد کیا گیا جس میں احمدیہ فٹ بال کلب سمیت ۱۶ ٹیموں نے حصہ لیا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ فٹ بال کلب نے یہ ٹورنامنٹ جیت کر ٹرافی حاصل کی۔ الحمد للہ۔

مورخہ ۲۵ اکتوبر کو سردار اُمراؤ سنگھ صاحب وزیر ترقیات پنجاب نے جیتنے والے کھلاڑیوں کو انعامات تقسیم کئے۔ اس موقعہ پر جماعت احمدیہ کی طرف سے مکرم مولوی برکت علی صاحب انعام درویش سابق افسر سپورٹس صدر انجمن احمدیہ نے وزیر موصوف کی خدمت میں قرآن مجید کا پنجابی ترجمہ اور دیگر اسلامی لٹریچر کا تحفہ پیش کیا جسے موصوف نے بڑی عقیدت سے قبول کیا۔ اس موقع پر گاؤں کے سرپنچ صاحب نے جماعت احمدیہ کے متعلق نیک خیالات کا اظہار کیا۔

اسپورٹس افسر صدر انجمن احمدیہ قادیان

اعلان نکاح

مورخہ ۱۸/۱۰/۹۲ کو مکرم نور الحق صاحب ہودڑی ابن مکرم مولوی نذیر احمد صاحب ہودڑی آف یادگیر کا نکاح مبلغ -/۱۱۱۵۱ روپے حق مہر پر مکرم مولوی سید کلیم الدین صاحب مبلغ یادگیر نے پڑھا۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کی درخواست دعا ہے۔ اس خوشی میں جانبین کی طرف سے مبلغ -/۱۲۶ روپے اعانت بدر میں دیئے ہیں۔ (عبد القادر شیخ نمائندہ بدر یادگیر)

ولادت: خاکسار کے نواسے عزیز عبد الرحمٰن ابن مکرم حافظ عبد العزیز صاحب مرحوم درویش قادیان کو اللہ تعالیٰ نے بتاریخ ۷/۱۰/۹۲ بیٹی عطا فرمائی ہے جس کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "امۃ النور" تجویز فرمایا ہے۔ بچی وقف نو تحریک میں شامل ہے۔ عزیزہ کی صحت و تندرستی۔ درازئ عمر اور روشن مستقبل کے لئے درخواست دعا ہے۔ (مخدوم حسین قادیان)

ضروری اعلان

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے مطابق مکرم رشید خالد صاحب ایم۔ ایس سی۔ نے ۲۰ اکتوبر ۱۹۹۲ء سے قادیان میں خدام کو گھریلو استعمال کی الیکٹرانکس اشیاء کے بارے میں ٹریننگ دے رہے ہیں۔ اسی طرح اس سلسلہ میں ایک تربیتی کلاس لگانے کا بھی پروگرام ہے۔ جو کہ دو ماہ تک جاری رہے گی۔ جس میں الیکٹرانک پراجیکٹ کے تعلق سے تمام نظریاتی اور تجرباتی پہلوؤں سے خدام کو روشناس کرایا جائے گا۔

خواہشمند خدام اس کلاس میں داخلہ لینے کے لئے اپنی درخواستیں امیر / صدر جماعت کے توسط سے درج ذیل پتہ پر بھجوائیں:-

رشید خالد ایم۔ ایس سی۔
انچارج ادارہ ٹیکنیکل مشورہ جات و معلومات
محلہ احمدیہ۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور۔ پنجاب - ۱۴۳۵۱۶

یا زیر دستخطی کو براہِ راست ارسال کریں۔

جو افراد اپنے طور پر چھوٹا یا بڑا کاروبار شروع کرنا چاہتے ہوں وہ مزید معلومات کے لئے مذکورہ بالا ادارہ سے رابطہ قائم کریں۔

اخبار بدر میں ایک "معلوماتی کالم" شروع کیا جا رہا ہے۔ جن میں بنک۔ زراعت۔ تجارت و صنعت کے سلسلہ میں ملنے والے قرضہ جات کے متعلق معلومات فراہم کی جائیں گے۔

اسی طرح مندرجہ بالا اغراض کے لئے ملنے والے قرضہ جات و رہنمائی کے لئے درج ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

MR. M.A. LATIF
274, SECTOR-15-A
CHANDIGARH. U.T.
PHONE NO. 544926 & 542616.

ناظر امور عامہ قادیان

واپسی ریلوے ریزرویشن بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان

جو احباب جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۲ء میں شرکت کے خواہشمند ہیں ان کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر وہ قادیان سے واپسی ریلوے ریزرویشن کروانا چاہتے ہیں تو مندرجہ ذیل کوائف سے جلد مطلع فرمائیں۔

(۱)۔ تاریخ واپسی ریزرویشن۔ (۲)۔ اسٹیشن کا نام جہاں سے جہاں تک ریزرویشن کرانی ہے۔
(۳)۔ درجہ فرسٹ کلاس / سیکنڈ کلاس / 2 A.C. / 3 ٹائر سلیپر۔
(۴)۔ ٹرین کا نام اور نمبر۔ (۵)۔ مسافروں کا نام / عمر / جنس۔
(۶)۔ پورا یا آدھا ٹکٹ۔

چونکہ ریزرویشن کافی عرصہ پہلے کرانی ہوتی ہے۔ لہذا اس سلسلہ میں اطلاع جلد از جلد بھجوائی جائے تاکہ حسبِ خواہش ریزرویشن کرانے میں سہولت ہو۔ اور ساتھ ہی کرایہ و اخراجات کی رقم بھی بذریعہ M.O. یا بینک ڈرافٹ محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کو تفصیل کے ساتھ بھجوائیں۔ اور اس کی اطلاع خاکسار کو براہِ راست بھجوائیں۔

آجکل اکثر اسٹیشنوں پر واپسی ریزرویشن بذریعہ کمپیوٹر کرنے کا انتظام ہے۔ اس سہولت سے بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

ناظم ریلوے ریزرویشن و ہوائی جہاز
جلسہ سالانہ قادیان

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
پروپرائیٹر:- حنیف احمد کامران، حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
PHONE:- 04524 -- 649.

بہترین ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور بہترین دعا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ہے۔ (ترمذی)
C.K. ALAVI RABWAH WOOD INDUSTRIES
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM - 679339. (KERALA)
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOODEN FURNITURE

QURESHI ASSOCIATES
MANUFACTURERS - EXPORTERS - IMPORTERS.
HIGHLY FASHION LADIES MADE-UP OF 100% PURE LEATHER, SILK WITH SEQUENCES AND SOLID BRASS NOVELTIES/GIFT ITEMS ETC.
MAILING ADDRESS } 4378/4B. MURARI LAL LANE ANSARI ROAD, NEW DELHI-110002 (INDIA)
PHONES:- 011-3263992, 011-3282643.
FAX:- 91-11-3755121 SHELKA NEW DELHI.

SUPER INTERNATIONAL
PHONES:- OFF:- 6378622 RESI:- 6233389
(PLEASE CONTACT FOR IMPORT AND EXPORT GOODS OF ALL KINDS)
PLOT NO. 6. TARUN BHARAT CO-OP. SOCEITY LTD.
OLD CHAKALA, SAHAR ROAD,
(ANDHERI EAST) BOMBAY - 400099.

ارشادِ نبوی
لَا وَصِیَّۃَ لِوَارِثٍ
(وارث کے لئے وصیت منع ہے)
(منجانب)
یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی

طالبانِ دعا:-
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS.
۱۶۔ مینگو لین کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

"ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں"
(کشتی نوح)
NIR
Starline
پیش کرتے ہیں:-
آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر پلاسٹک اور کینوس کے جوتے
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD.
CALCUTTA - 700015.

YUBA
QUALITY FOOT WEAR

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
(پیشکش)
بانی پولیمرز۔ کلکتہ - ۷۰۰۰۴۶
فون نمبرز:-
43-4028-5137-5206